کاریگر
دی مینس ویئر
ماہِ صیام کے لیے صرف 4 دن باقی
کرتا پائجامہ، سدری، ٹوپ، شیروانی
اور مردانہ ملبوسات کا شاندار و معیاری کلکشن
ADDRESS: Shop No 09, Ground Floor, Deccan Plaza, Janaki Nagar, Tolichowki, Hyd-08, T.S, INDIA. PH:8142466990

باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر ونظر
عصرِ حاضر ای پیپر
عصرِ حاضر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر ونظر
ASR-E-HAZIR
26 رشعبان المعظم 1444ھ | مطابق 19 رمارچ 2023ء | بروزِ اتوار | جلد: (۳) | شمارہ: (۷۰) | صفحات: (۸)

عالمی عدالت سے روسی صدر کے خلاف گرفتاری کا وارنٹ جاری

یوکرینی بچوں کی ہجرت اور یوکرین میں مبینہ جنگی جرائم کا الزام، روس نے حکمنامے کو ٹوائلٹ پیپر قرار دیا

ماسکو: 18 رمارچ (ذرائع) بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) نے جمعہ کو روسی صدر ولادیمیر پوتن اور روسی افسر ماریا لاووا-بیلووا کے خلاف یوکرین میں مبینہ جنگی جرائم اور یوکرینی بچوں کی ہجرت کے لیے گرفتاری وارنٹ جاری کیا ہے۔ اس پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے روس کے سابق صدر اور روس کی سلامتی کونسل کے نائب چیئرمین دمتری میدویدیف نے ٹوئٹر پر لکھا کہ ولادیمیر پوتن کے خلاف بین الاقوامی فوجداری عدالت کا گرفتاری وارنٹ ٹوائلٹ پیپر کی طرح ہے اور یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ پیپر کہاں استعمال کیا جانا چاہیے۔ روس کی وزارت خارجہ کی ترجمان ماریہ زاخارووا نے جمعہ کو وارنٹ گرفتاری کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ آئی سی سی کے حکم کا ہمارے ملک کے لیے کوئی مطلب نہیں ہے۔ 2016 میں پوتن نے آئی سی سی معاہدے سے روس کی دستبرداری کا اعلان کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ روس بین الاقوامی فوجداری عدالت کے روم سمجھوتے کا رکن نہیں ہے۔ روس کے لیے آئی سی سی کا کوئی وجود نہیں ہے۔ واضح رہے کہ بین الاقوامی عدالت نے اپنے حکمنامے میں کہا کہ اس بات پر یقین کرنے کی معقول وجوہات موجود ہیں کہ پوتن ذاتی طور پر یوکرین میں سرزد ہوئے 'جرم کے ذمہ دار ہیں۔ عدالت نے کہا ہے کہ پوتن سویلین اور ملٹری ماتحتوں کو مناسب طریقے سے کنٹرول نہیں کر سکے جو یوکرینی بچوں کی نقل مکانی اور استحصال کے ذمہ دار ہیں۔ جمعہ کو روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی ٹی اے ایس ایس (TASS) کے مطابق، لاووا-بیلووا نے اپنے خلاف آئی سی سی کے وارنٹ گرفتاری کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ 'شاندار ہے۔ ایک بین الاقوامی برادری ہے جو بچوں کے لیے روس کے کام کو سراہ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یوکرین کے بچوں کو جنگی علاقوں میں نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم انہیں باہر نکالتے ہیں۔ ہم ان کے لیے اچھے انتظامات کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جاپان سمیت کئی ممالک نے مجھ پر پابندی لگا رکھی ہے اور اب گرفتاری وارنٹ جاری کی گئی ہے۔ میں حیران ہوں کہ آگے کیا ہوگا۔ اس سے قبل روس نے آئی سی سی کے اس وارنٹ کو 'شرمناک اور 'ناقابل قبول قرار دیا تھا۔ کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف نے جمعہ کو ٹویٹ کیا کہ ہم آئی سی سی کے وارنٹ کو 'اشتعال انگیز سمجھتے ہیں اور اسے 'مسترد کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روس آئی سی سی کے کسی بھی فیصلے کو تسلیم کرنے کا پابند نہیں ہے۔ دوسری جانب یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے بین الاقوامی عدالت کے فیصلے کو 'تاریخی قرار دیتے ہوئے آئی سی سی کا شکریہ ادا کیا۔ جمعہ کو اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ روس نے یوکرینی بچوں کو زبردستی ہجرت پر مجبور کیا اور اس میں کریملن براہ راست ملوث ہے۔ زیلنسکی نے کہا کہ روس نے 16000 سے زائد بچوں کو زبردستی ہجرت پر مجبور کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اصل اعداد وشمار نہیں ہیں۔ پوتن پر الزام لگاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایسی مجرمانہ کارروائی روس کے سپریم لیڈر کے حکم کے بغیر ناممکن ہے۔ اپنے پیغام میں زیلنسکی نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ پوتن ایک دن کٹہرے میں ہوں گے۔

Education is the movement from Darkness to Light
OSM JUNIOR & DEGREE COLLEGE
Affiliated to TSBIE & OU
LEARN & SERVE
CRASH COURSE - 2023
NEET / EAMCET / JEE
BATCHES WILL BE COMMENCING
FROM 03-04-2023
ADMISSIONS ARE OPEN
SEPARATE BUILDING FOR BOYS & GIRLS

ہم پاکستان کے ساتھ معمول کے تعلقات کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں: سریش کمار

لاہور: 18 رمارچ (ذرائع) 'بھارت نے کبھی بھی پاکستان کے ساتھ تجارتی تعلقات کو نہیں روکا۔ ہم کاروباری تعلقات کو معمول پر لانے کے خواہاں ہیں اور اس جانب آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔

بھارت ہمیشہ سے ہی پاکستان کے ساتھ بہتر تعلقات کا خواہاں ہے کیونکہ ہم اپنی جغرافیہ تبدیل نہیں کر سکتے۔'' ان باتوں کا اظہار پاکستان میں بھارت کے ڈپٹی ہائی کمشنر سریش کمار نے لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (ایل سی سی آئی) میں خطاب کے دوران کیا۔ بھارتی سفارت کار نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آج کی سفارت کاری سیاحت، تجارت اور ٹیکنالوجی پر مرکوز ہے کیونکہ ''معیشت اپنی خود کی زبان بولتی ہے۔'' سریش کمار نے دعویٰ کیا کہ 'ہم پاکستان کے ساتھ معمول کے تعلقات کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں۔ ہم نے پاکستان کے ساتھ تجارت بھی نہیں روکی، بلکہ پاکستان نے ایسا کیا تھا۔'' سریش کمار کے مطابق ''اب یہ دیکھنا بہتر ہوگا کہ ہم اپنے مسائل اور حالات کو کیسے بدل سکتے ہیں۔'' انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ عالمی وبا کورونا وائرس کے دوران ہندوستانی سفارت خانے کی جانب سے پاکستانیوں کو جاری کیے گئے ویزوں کی تعداد میں کمی آئی۔ تاہم انہوں نے اصرار کیا کہ اب اس تعداد میں اضافہ ہوا ہے، کیونکہ ہر سال 30,000 ویزے جاری کیے جا رہے ہیں ''ایک بہت بڑی تعداد'' ہے۔ کمار نے مزید کہا کہ ہندوستانی حکومت پاکستانیوں کو میڈیکل اور اسپورٹس ویزے بھی جاری کر رہی ہے۔ کمار کا کہنا تھا کہ ''وہ دن گئے جب سفارتکاری سیاسی رپورٹس مرتب کرنے پر ہی زیادہ توجہ مرکوز کرتی تھی۔'' انہوں نے کہا کہ ''آج کی سفارت کاری سیاحت، تجارت اور ٹیکنالوجی کے گرد گھومتی ہے۔'' عالمی تجارت کے حوالہ سے بھارتی سفیر نے کہا ''بھارت اس وقت چین کے ساتھ 120 بلین ڈالر کی تجارت کر رہا ہے اور درآمدات ہمیشہ غلط نہیں ہوتیں بلکہ اس کے فوائد بھی ہوتے ہیں۔''

افغانستان میں چھٹی جماعت سے اوپر لڑکیوں کی تعلیم معطل کرنے کا فیصلہ عارضی ہے: سراج الدین حقانی

کابل: 18 رمارچ (ذرائع) افغانستان میں طالبان تحریک کے سربراہ ''ھبۃ اللہ اخونزادہ'' کو نیا چیلنج درپیش ہے۔ ان کی حکومت کے وزیر داخلہ سراج الدین حقانی نے لڑکیوں کی تعلیم پر پابندی کو عارضی قرار دے دیا ہے۔ حقانی نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں چھٹی جماعت سے اوپر کی لڑکیوں کی تعلیم معطل کرنے کا معاملہ ایک عارضی فیصلہ ہے اور یہ پابندی مستقل نہیں ہے۔ جمعہ کے روز علما کے وفد کے ساتھ اپنی ملاقات میں سراج الدین حقانی نے کہا تحریک اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ اسلام نے مردوں اور خواتین دونوں کے لیے تعلیم حاصل کرنا لازم قرار دیا ہے۔ ''العربیہ'' کے نمائندے کے مطابق انہوں نے یہ بھی کہا کہ طالبان تعلیم کے تحفظ سمیت افغان عوام کے تمام جائز حقوق کے لیے پرعزم ہیں۔ باخبر ذرائع نے اس سے قبل ''العربیہ'' اور ''الحدث'' کو اطلاع دی تھی کہ اس معاملے پر طالبان تحریک کے اندر انحراف کے آثار موجود ہیں۔ ذرائع نے اس وقت یہ بھی بتایا تھا کہ طالبان حکومت کے کچھ وزرا نے طالبان سربراہ ''ھبۃ اللہ اخونزادہ'' کو ایک خط بھیجا ہے جس میں ان سے لڑکیوں کی تعلیم اور خواتین کے کام پر پابندی پر نظر ثانی کرنے کو کہا گیا لیکن اخونزادہ نے انہیں ایک جملے کے ساتھ جواب دیا تھا کہ'' اگر آپ ثابت کر دیں کہ اسلام 12 سال سے زیادہ عمر کی لڑکیوں کو گھر سے نکلنے کی اجازت دیتا ہے تو میں لڑکیوں کو تعلیم اور کام کرنے کی اجازت دے دوں گا'' ذرائع کے بقول دریں اثنا حقانی نے اس وقت زور دیا تھا کہ اگر مارچ 2023 میں اگلے تعلیمی سال کے آغاز میں تعلیم کی واپسی اور وزارتی اور عسکری تقرریوں اور برطرفیوں میں ''ھبۃ اللہ اخونزادہ'' کی مداخلت کو روکنے کے معاملے پر کوئی فیصلہ جاری نہ کیا گیا اور حکومت کے لیے شوریٰ کونسل کی تشکیل نہ دی گئی تو پھر میں قندھار میں طالبان سربراہ اور اپنے قریبی رہنماؤں پر کھلے عام تنقید کرنے سے دریغ نہیں کروں گا۔ واضح رہے طالبان نے اگست 2021 میں افغانستان کا اقتدار دوبارہ سنبھالا ہے اور اپنے وعدوں کے مطابق خواتین کی تعلیم سمیت کچھ معاملات میں لچک کا مظاہرہ کیا، تاہم کچھ عرصہ بعد ہی دوبارہ اسی انتہا پسندی کی طرف لوٹ گئے ہیں جس کا مظاہرہ انہوں نے اپنے پہلے دور اقتدار میں 1996 سے لیکر 2001 کے دوران کیا تھا۔

''ایک کلو سونا، ایک ارب یورو'' مہر کے ساتھ ہوئی شادی صرف دو ہفتے بعد ٹوٹ گئی

کویت: دو ہفتے قبل ہونے والی ایک شادی نے اس وقت ہلچل مچا دی تھی جب عراقی دولہے حیدر الفیلی نے کویتی دلہن فنکارہ غدیر الفہد سے شادی کی تھی اور مہر ایک کلو سونا معجل اور ایک ارب یورو مؤجل رکھا گیا تھا۔ ایک ارب یورو لگ بھگ ایک ارب 78 کروڑ ڈالر کے مساوی بنتے ہیں۔ اتنی بڑی رقم مہر رکھنے پر لوگوں یقین نہیں کر پا رہے تھے۔ اسی لیے اس شادی کی نشر ہونے والی ویڈیو نے سنسنی پھیلا دی تھی۔ تاہم مشہور ہونے والی اس شادی کا انجام بدقسمتی سے اچھا نہیں ہوا اور اعلان کیا گیا ہے کہ حیدر الفیلی اور غدیر الفہد نے رضامندی سے الگ ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ چار مارچ کو شادی کرنے والے عراقی حیدر الفیلی نے اعلان کیا ہے کہ آپس میں ہم آہنگی اور مطابقت پیدا نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے غدیر الفہد کو طلاق دے دی ہے۔ دو ہفتے قبل فن لینڈ میں مقیم عراقی نوجوان کی اس شادی سے سوشل میڈیا پر طوفان برپا ہوگیا تھا۔ کویت کی اداکارہ غدیر الفہد کے ساتھ شادی کے معاہدے پر دستخط کرنے کی ویڈیو ٹک ٹاک ایپ کے جس اکاؤنٹ پر ویڈیو نشر کی گئی اسے 6.8 لاکھ افراد فالو کر رہے تھے۔

بہار حکومت کا رمضان المبارک میں مسلم ملازمین کو رعایت دینے کا فیصلہ

پٹنہ: حکومت بہار نے مسلمان ملازمین کو رعایت دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ماہِ رمضان کے دوران دفتر وقت سے ایک گھنٹہ پہلے آ سکتے ہیں اور اپنے مقررہ وقت سے ایک گھنٹہ پہلے دفتر سے واپس جا سکتے ہیں۔ محکمہ جنرل ایڈمنسٹریشن نے جمعہ کو ایک حکم نامہ جاری کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کی جانب سے مسلم ملازمین اور عہدیداروں کی سہولت کے پیش نظر رمضان کے دوران مقررہ وقت سے ایک گھنٹہ پہلے دفتر آنے اور مقررہ وقت سے ایک گھنٹہ پہلے دفتر سے نکلنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ حکم نامہ میں کہا گیا ہے کہ یہ حکم مستقل طور پر ہر سال کے لئے نافذ العمل رہے گا۔ بہار کے جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے یہ حکم تمام محکموں، ان کے سربراہوں، ڈائریکٹر جنرل آف پولیس، کمشنروں اور ضلعی افسران کو بھیج دیا گیا ہے۔ اس حکم کا اطلاق کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ملازمین پر بھی ہوگا۔ حکم نامہ میں مزید کہا گیا ہے کہ جہاں بائیو میٹرک حاضری کا نظام نافذ ہے، اس حکم کے مطابق ان کی حاضری کو نشان زد کیا جائے گا یعنی مسلم ملازمین ایک گھنٹہ پہلے حاضری مارک کر سکیں گے۔ وہیں، بی جے پی نے حکومت کے اس حکم کو غیر منصفانہ قرار دیا ہے۔

یوپی میں بجلی ملازمین کی ہڑتال، کئی شہروں میں بجلی کا شدید بحران، فیکٹریوں میں پروڈکشن متاثر

لکھنؤ: 18 رمارچ (عصر حاضر نیوز) اتر پردیش میں بجلی ملازمین کی ہڑتال نے حالات کو فکر انگیز بنا دیا ہے۔ کئی شہروں میں بجلی کی فراہمی رخنہ انداز ہوگئی ہے اور لوگوں کو مختلف طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لکھنؤ، کانپور، وارانسی اور میرٹھ سمیت کئی شہروں میں بجلی ملازمین ہڑتال پر ہیں اور نتیجہ یہ ہے کہ پہلے دن ہی زبردست بجلی بحران کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق گورکھپور اور کانپور میں فیکٹریوں میں پروڈکشن کا کام پوری طرح سے ٹھپ پڑ گیا ہے۔ راجدھانی لکھنؤ کا تو ایک چوتھائی علاقہ بجلی کی کمی کا سامنا کر رہا ہے۔ بجلی ملازمین کی ہڑتال سے پیدا مشکل حالات کو دیکھتے ہوئے الہ آباد ہائی کورٹ نے بھی سخت رخ اختیار کر لیا ہے۔ اس نے بجلی ایمپلائی تنظیموں کے لیڈران کو طلب کیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ہائی کورٹ نے ایمپلائی لیڈران کے خلاف حکم عدولی کا نوٹس بھی جاری کر دیا ہے۔ ریاستی حکومت نے بھی ہڑتال کو لے کر سختی والا رویہ اپنا لیا ہے۔ بجلی فراہمی کو بحال کرنے میں تعاون نہ کرنے والے کئی ملازمین کو برخواست کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ایجنسیوں کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کرائی گئی ہے۔ اس درمیان وزیر توانائی اروند کمار شرما نے ہڑتال کرنے والے ملازمین کو متنبہ کیا ہے کہ لائن میں فالٹ کرنے والوں کو آسمان-زمین سے نکال کر ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انھوں نے بجلی فراہمی کو پورے کنٹرول میں بتاتے ہوئے کہا کہ ریاست میں چار ہزار میگاواٹ سرپلس بجلی ہے۔ دوسری طرف بجلی ایمپلائی سنیوکت سنگھرش سمیتی کے کنوینر شیلندر دوبے کا دعویٰ ہے کہ ہڑتال کے سبب پروڈکشن کارپوریشن کی 1030 میگاواٹ صلاحیت کی 5 یونٹس ٹھپ ہوگئی ہیں۔ ریاست میں مجموعی طور پر 1850 میگاواٹ پروڈکشن متاثر ہوا ہے۔ سمیتی نے بجلی ملازمین پر توڑ پھوڑ کے الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ بجلی اہلکار پاور پلانٹس کو اپنی ماں کی طرح مانتے ہیں اور پرامن طریقے سے ہڑتال کر رہے ہیں۔

REGD No,157/2022 Estd. 2022
عِنایہ ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ
INAAYA EDUCATIONAL AND CHARITABLE TRUST
H.No 30-95/1 Bharat Nagar, Old Safilguda, Moula Ali, Medchal-Malkajgiri, Dist. Hyderabad, 500040 T.S
رمضان المبارک کے موقع پر مستحق روزہ دار خاندانوں میں راشن تقسیم کا منصوبہ
جس میں درجِ ذیل اشیاء شامل رہیں گی:
چاول 25 کلو، تیل 2 کلو، مسور کی دال 1 کلو، چنے کی دال 1 کلو، شکر 1 کلو، کھجور 1 کلو، بیسن 1 کلو، موٹا نمک 1 کلو، باریک نمک 1 کلو، ادرک لہسن آدھا کلو، لال مرچ پاوڈر آدھا کلو، املی آدھا کیلو، آچار پاؤ کلو، پتی پاؤ کلو، ہلدی 100 گرام
جملہ پندرہ اشیاء پر مشتمل ایک پیکیج کی قیمت 2400 روپیے طے کی گئی ہے۔
اہل خیر حضرات حسب استطاعت
ایک پیاکیج ₹ 2,400
پانچ پیاکیج ₹ 12,000
دس پیاکیج ₹ 24,000
8790142362
نوٹ: جن لوگوں پر شرعاً فدیہ واجب ہے وہ لوگ بھی اپنے فدیہ کی رقم اس مد میں دے سکتے ہیں۔
تعاون کے لیے ان نمبرات پر ربط کریں ان شاء اللہ ہمارے نمائندے پہنچ جائیں گے۔
Account Name: INAAYA EDUCATIONAL AND CHARITABLE TRUST
A/C.No.: 50200074793072 IFSC.CODE: HDFC0004095
BANK: HDFC BANK, BRANCH: MOULA ALI

فرمانِ الٰہی

اے بنی اسرائیل میری وہ نعمت یاد کرو جو میں نے تم کو عطا کی تھی اور تم مجھ سے کیا ہوا عہد پورا کرو تا کہ میں بھی تم سے کیا ہوا عہد پورا کروں، اور تم (کسی اور سے نہیں، بلکہ) صرف مجھی سے ڈرو۔ (سورۃ البقرہ:۴۰)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن واطراف

بہ تاریخ:26/شعبان المعظم 1444ھ
بہ مطابق 19/مارچ 2023ء بروزِ اتوار

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
ابتدا	5:22	12:34	4:44	6:32	7:39
انتہا	6:16	4:43	6:31	7:38	4:59

اشراق	6:36
ختم سحر	5:10
زوال	12:24
افطار	6:32

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

ارشادِ نبوی ﷺ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ سب سے بہتر کس زمانے کے لوگ ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں، پھر ان کے بعد کے زمانہ کے لوگ اور پھر ان کے بعد کے زمانہ کے لوگ۔

(معارف الحدیث)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

مولانا سید حبیب اللہ مدنی کا ایک روزہ دورہ تلنگانہ

حیدرآباد:18/مارچ (عصر حاضر نیوز) مفتی محمد عبدالملک انس قاسمی کی اطلاع کے مطابق حضرت مولانا محمد عبدالقوی صاحب دامت برکاتہم ناظم ادارہ اشرف العلوم ٹرسٹ حیدرآباد کی دعوت پر شمالی ہند کی ممتاز شخصیت حضرت مولانا سید حبیب اللہ صاحب مدنی دامت برکاتہم (فرزند ارجمند امیر الہند حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند) ایک روزہ دورہ پر 18/مارچ کی شام حیدرآباد تشریف لانے والے ہیں، رات میں ادارہ اشرف العلوم کے مہمان خانہ میں قیام رہے گا۔ 19/مارچ کی صبح ان شاء اللہ نظام آباد کے لئے روانہ ہوں گے؛ جہاں وہ ادارہ انوار المدارس نظام آباد اور ادارہ احسن المدارس نوی پیٹ کے سالانہ جلسوں سے خصوصی خطاب فرمائینگے۔ اہلیان نظام آباد سے بالخصوص گزارش کی جاتی ہے کہ ان دونوں جلسوں میں شرکت کرکے ان زریں مواقع سے استفادہ کریں۔

قادیانیت سے متاثرہ خاندان مشرف بہ اسلام

نلگنڈہ:18/مارچ (عصر حاضر نیوز) مولانا ارشد علی قاسمی صاحب دامت برکاتہم جنرل سکریٹری مجلس تحفظ ختم نبوت تلنگانہ وآندھرا کی سرپرستی میں بتاریخ 16 مارچ 2023 بروز جمعرات بوقت بعد نماز ظہر بمقام مدرسہ مسیح العلوم للبنین والبنات تعلقہ تنگاتورتی ضلع سوریاپیٹ مولانا سید ایوب قاسمی صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ورنگل اور مولانا محمد امیر الدین قاسمی صاحب پداعنبر پیٹ خادم مجلس تحفظ ختم نبوت تلنگانہ کی رہنمائی ومولانا وجیہ الدین صاحب قاسمی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت تلنگانہ وآندھرا کی مخلصانہ کوششوں سے 31 سال سے قادیانیت سے متأثرہ ایک خاتون رضیہ بیگم زوجہ شیخ سید اپنے تین فرزندان (1) شیخ حفیظ پاشاہ (2) شیخ چاند پاشاہ (3) شیخ شریف کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیج کر توبہ کرلی اور مفتی محمد عبدالاحد فلاحی حسامی صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت متحدہ ضلع نلگنڈہ کے ہاتھوں کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کیا۔

حفظِ قرآن کی یہ دولت اللہ تعالی دنیا وآخرت میں اعزاز وانعام سے نوازے گا

مدرسہ عربیہ اشرف العلوم کریم نگر کے جلسہ سے فقیہ العصر مفتی سید سلمان منصور پوری کا خطاب

کریم نگر:18/مارچ (پریس نوٹ) کریم نگر کی قدیم وبافیض دینی درس گاہ مدرسہ عربیہ اشرف العلوم کا جلسہ دستار بندی حفاظ کرام واستقبال رمضان المبارک ۱۶ مارچ بروز جمعرات بعد عشاء این این گارڈن اشوک نگر میں حضرت مفتی محمد تجمل حسین قاسمی استاذ حدیث وفقہ دارالعلوم حیدرآباد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی فقیہ العصر حضرت مفتی سید سلمان منصور پوری استاد حدیث وفقہ دارالعلوم دیوبند ونائب امیر الہند، ناظم عمومی دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ہند نے اپنے خطاب میں کہا کہ دینی علوم کا فائدہ دنیا میں بھی ہوگا اور آخرت میں بھی ہوگا، دنیا میں اللہ تعالی دینی علوم کی وجہ سے عزت سے نوازے گا اور قیامت کے دن حافظ قرآن کا اعزاز واکرام ہوگا، اللہ تعالی حافظ قرآن کو بلند مقام عطا فرمائیں گے، قبر ہی سے اس کے ساتھ بہترین سلوک شروع ہوجائے گا، اور اس کا سلسلہ انسان کے دنیا سے جانے کے بعد بھی باقی رہے گا کیوں کہ یہ ایسے علوم میں سے ہے جس کا نفع جاری رہتا ہے، حافظ قرآن، اور ان کے والدین بھی خوش نصیب وسعادت مند ہے کہ جنہوں نے اپنی اولاد کو قرآن کریم کی تعلیم دلوائی اور اسی وجہ سے ان کو بھی بڑے مقام سے سرفراز کیا جائے گا، قرآن کریم عظیم نعمت ہے، اس کی تلاوت سے خیر وبرکت حاصل ہوتی ہے اور دنیا میں انسان کو سیدھا راستہ دکھانے والا کلام ہے، جو قرآن کے راستے پر خود کو ڈال دے گا تو قرآن اس کو جنت کی منزل تک پہنچا کر رہے گا، یہ بات اللہ تعالی خود قرآن کریم میں فرمائی ہے۔ حضرت مفتی محمد تجمل حسین قاسمی نے اپنے خطاب بھی عظمت قرآن پر روشنی ڈالی اور رمضان المبارک کو اچھے اعمال کے ساتھ گزارنے کی تلقین فرمائی اور کہا کہ دلوں کو بغض وعداوت سے پاک رکھیں، ایک دوسرے کا اکرام کریں، اچھا برتاؤ کریں، معمولی باتوں پر اختلاف وانتشار نقصان دہ ہے، گناہوں سے توبہ کریں اور رمضان کو صحیح گزارنے کا پختہ ارادہ کریں۔ مفتی محمد عامر حنیف قاسمی ناظم دارالعلوم سعیدیہ حیدرآباد نے اپنے خطاب میں کہا کہ رمضان نزول قرآن کا مہینہ ہے، اس لئے تلاوت قرآن کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنا چاہیے، نبی کریم ﷺ کی سیرت، صحابہ کرامؓ کی زندگیاں اور اسلاف امت کی حیات اس سلسلہ میں امت کی بہترین رہنمائی فرماتی ہیں کہ قرآن کی تلاوت کا اہتمام سعادت کا ذریعہ ہے۔ مفتی محمد یونس القاسمی ناظم مدرسہ عربیہ اشرف العلوم کریم نگر نے مدرسہ کا تعارف پیش کیا اور کہا کہ امیر ملت اسلامیہ حضرت مولانا محمد حمید الدین عاقل حسامیؒ نے اشرف العلوم کی بنیاد رکھی، گذشتہ ۲۶ سال سے یہ مدرسہ دینی خدمات انجام دے رہا اور الحمدللہ ۱۵۰ طلباء نے تکمیل حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر ۱۱ حفاظ کی دستار بندی کی گئی اور مفتی سید سلمان منصور پوری نے آخری رکوع پڑھوایا۔ طلباء مدرسہ نے تعلیمی مظاہرہ بھی کیا، مفتی محمد صادق حسین قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء کریم نگر نے نظامت کی۔

مولانا غیاث رشادی کی عام فہم درس قرآن کی مکمل چھ جلدوں کا آج اجراء، تقریب رونمائی میں مؤقر علماء کرام مدعو، عوام سے شرکت کی اپیل

حیدرآباد:18/مارچ (پریس نوٹ) مفتی عبدالمہیمن اظہر القاسمی وڈاکٹر مزمل انظر کی اطلاع کے بموجب سرزمین دکن میں دروس کی شکل میں لکھی گئی اپنی نوعیت کی پہلی تفسیر بنام "عام فہم درس قرآن" (چھ جلدیں مکمل) مفسر مولانا غیاث احمد رشادی صدر صفا بیت المال انڈیا کے رسم اجراء کے موقع پر منبر ومحراب فاؤنڈیشن انڈیا ورشادی پبلشرز حیدرآباد کے زیر اہتمام اجلاس عام بعنوان ہر گھر کے ہر فرد کا قرآن حکیم سے تعلق، موجودہ حالات میں دینی وملی تقاضے آج بتاریخ/19 مارچ بروز اتوار صبح دس بجے تا ظہر، بمقام روز گارڈن چمپا پیٹ روڈ حیدرآباد، زیر سرپرستی عارف باللہ حضرت مولانا شاہ جمال الرحمٰن مفتاحی صاحب دامت برکاتہم، زیر نگرانی حضرت مولانا حافظ پیر شبیر احمد صاحب صدر جمعیۃ العلماء تلنگانہ وآندھرا، زیر صدارت مولانا غیاث احمد رشادی صاحب مدظلہ منعقد ہوگا۔ مولانا غیاث احمد رشادی نے بڑی عرق ریزی سے تقریباً پانچ ہزار صفحات اور دو ہزار چار سو دروس پر مشتمل سہل انداز میں تیس پاروں کی جو تفسیر چھ جلدوں میں تحریر کی ہے جس کو منبر ومحراب فاؤنڈیشن اور رشادی پبلشرز نے کثیر صرفہ سے شائع کر رہا ہے اس تفسیر کی رسم رونمائی شہر وریاست ممتاز اکابر علماء کرام ومعززین شہر کی موجودگی میں عمل میں آئے گی، دکن کی سرزمین میں لکھی گئی اس مثالی تفسیر کو پہلے مرحلہ میں جنوبی ہند کی مختلف ریاستوں کے قریہ جات میں قائم چار ہزار مساجد تک پہنچانے کا عملاً آغاز بھی اس موقع پر کیا جائے گا اور سینکڑوں ائمہ مساجد کی خدمت میں بطور ہدیہ یہ تفسیری مجموعہ پیش کیا جائے گا۔ اس اجلاس میں موجودہ دور کے دینی وملی تقاضوں کے پیش نظر منبر ومحراب فاؤنڈیشن انڈیا نے نوجوان لڑکیوں وخواتین کی دینی تربیت کے لئے جو مراکز نسواں قائم کی ہیں نیز اسکولی طلباء کے اخلاق وکردار کے لئے جو بیسٹ کیرکٹر پروگرام وسیع پیمانے پر چلایا ہے اس کی تفصیلات پیش کی جائیں گی۔ چوں کہ منبر ومحراب فاؤنڈیشن انڈیا نے عام فہم درس قرآن کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کا عزم کیا ہے اور پہلے مرحلہ میں چار ریاستوں کی چار ہزار ایسی مساجد تک اس تفسیر کو بطور ہدیہ پہنچانے کا نشانہ رکھا ہے اس وسیع پروجیکٹ کے لئے اہل خیر سے اپیل کی جارہی ہے کہ وہ اپنی اپنی حیثیت سے اس تفسیری مجموعہ کو پہنچانے میں حصہ لیں۔

ماہ رمضان میں بہتر انتظامات کے لیے ضلع، ڈی ایس پی سے نمائندگی

آصف آباد:18 مارچ (اسٹاف رپورٹ) بیرسٹر اسدالدین ایم پی حیدرآباد وصدر کل ہند مجلس اتحاد المسلمین، وکوثر محی الدین رکن اسمبلی کاروان حیدرآباد کی حسب ہدایت پر صدر ٹاؤن آصف آباد محمد سلمان خان کے ہمراہ جنرل سکریٹری میر کاشف علی ہاشمی اور اراکین مجلس پارٹی وفد نے رمضان المبارک کے پیش نظر کمرم بھیم آصف آباد ضلع کلکٹر بورکاڈے ہیمنت سہدیو راؤ سے ان کے دفتر میں ملاقات کی اور ایک یاداشت پیش کی، ساتھ ہی محکمہ پولیس کے ڈی ایس پی، سی آئی، ولیج پنچایت سکریٹری، محکمہ برقی کے اے، ای سے انکے دفاتر میں ملاقات کی اور انہیں یاداشتیں حوالے کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اس ماہ کی 23 تاریخ سے رمضان کے مقدس مہینے کا آغاز ہو رہا ہے اسی کے پیش نظر ماہ رمضان کے دوران آصف آباد کی تمام مساجد اور اہم چوراہوں پر پولیس کے انتظامات، مساجد کے قریب واقع دکانات، اور ہوٹلوں کو رات دیر گئے تک کھلی رکھنے کی اجازت دی جائے- بالخصوص ماہ رمضان کے دوران آصف آباد میں نماز کے اوقات، افطار، تراویح، اور سحر کے اوقات میں کمی برتی جائے افطار کے اوقات میں یہاں کے مخصوص تجارتی مقامات پر پھلوں اور دیگر اشیاء کے بیوپاریوں کو پریشان نہ کیا جائے اور گاڑیوں کے چالانات کے معاملہ میں نرمی برتی جائے تاکہ مسلمانوں کو خرید وفروخت میں آسانیاں ہوں مسلم آبادی والے علاقوں میں روزآنہ میٹھا پانی فراہم کیا جائے۔ شاپنگ کمپلیکس اور ہوٹل رات کو کھلے رکھے جائیں۔ آصف آباد کی تمام مساجد کے اردگرد صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھا جائے۔ اس پروگرام میں مقامی مجلس پارٹی کے سینئر قائدین محمد عظیم الدین، علی، افروز اور دیگر موجود تھے۔

مسلمان رمضان میں غیر شعوری طور پر 'بھکاری مافیا' کو جنم دے رہے ہیں، احتراز نہایت ضروری

رمضان اختلافات کو فروغ دینے کا نہیں عبادتوں میں انہماک پیدا کرنے مہینہ ہے: مولانا احسن بن محمد الحمومی

حیدرآباد،18 مارچ (پریس نوٹ) ڈاکٹر مولانا احسن بن محمد الحمومی امام وخطیب شاہی مسجد، باغ عام نے اپنے خطاب میں کہا کہ ماہ رمضان کو اختلافات کا مہینہ نہ بنائیں۔ اختلافات تو چودہ سو سال سے ہیں۔ دینی ذمہ داران اپنے مسلک کو برحق بنانے کی فکر میں کسی کی مخالفت نہ کریں۔ سوشل میڈیا پر قطعاً کوئی بھی اختلافی موضوع نہ چھیڑیں۔ اب امت کو اختلافی موضوعات میں الجھا کر آپس میں نفرتیں پیدا کرنے کا وقت نہیں۔ عوام بھی کسی اختلافی بات کو موضوع بحث بنائے اور نہ اس میں حصہ لیں۔ دین کو انٹرٹینمنٹ نہ بنائیں۔ دیہاتوں سے شہروں میں منتقلی اور اقامت کے رجحان نے اضلاع کی مسجدوں کو ویران کردیا ہے، جہاں گھروں میں خدائے واحد کے ساتھ مورتیوں کی پوجا بھی ہوتی ہے۔ اضلاع کی مساجد کو آباد کرنے کی فکر کی جائے۔ رمضان میں دیہات کے لوگوں کی خیریت معلوم کریں، وہاں کے لوگوں کی مدد کریں کیونکہ اضلاع سے ارتداد کی خبریں آرہی ہیں۔ ڈاکٹر مولانا احسن بن محمد الحمومی نے دوران خطاب کہا کہ ہم غیر شعوری طور پر رمضان میں 'بھکاری مافیہ' کو جنم دے رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بھیک دینا کوئی ثواب نہیں۔ قرآن کے کہا کہ مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں کو بھی صدقہ وخیرات کریں لیکن اس سے مراد یہ 'پیشہ ور بھکاری' نہیں ہیں، اس سے تو بغیر کسی تحقیق کے پیسے دے دے کر قوم کو بھکاری بنا رہے ہیں اور بھکاریوں کی تعداد میں آئے دن اضافہ ہی ہوتے جارہا ہے۔ صدقے کے حقدار تو ہمارے اپنے قریبی رشتہ دار، پڑوسی اور دیگر عزیز واقارب ہیں۔ حضورؐ نے بنا ضرورت کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے منع کیا۔ صدقہ وخیرات کیلئے انفرادی اور اجتماعی طور پر موثر نظام بنایا جائے۔ مولانا احسن نے بتایا کہ رمضان عبادت، ریاضت اور خالص اللہ کا مہینہ ہے۔ حضرت رسول اکرم ﷺ رمضان کی آمد سے تین ماہ قبل ہی استقبال کیا کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ رمضان کی آمد سے پہلے سے ہی مکمل تیاری کرلیتے تاکہ دورانِ رمضان ذہن منتشر نہ ہو۔ چاند دیکھنا رسول اکرمؐ کی اہم سنت ہے، جس سے ذوق وشوق میں اضافہ ہوتا ہے۔ حضورؐ چاند دیکھتے وقت دعا "اَللّٰھُمَّ اَہِلَّہ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی، رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ" (اے اللہ! اسے تو ہمارے اوپر برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کی توفیق کے ساتھ نکالیے، جو تجھے پسند ہیں اور جن سے تو راضی ہے، اے چاند! میرا اور تیرا تو رب اللہ ہے۔) کا اہتمام کرتے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے میری امت کو پانچ ایسی چیزیں عطا فرمائی ہیں؛ جو سابقہ امتوں کو نہیں عطا کی گئی تھی۔ رمضان کی پہلی رات سے ہی اللہ رب العزت اپنے بندوں پر نظرِ رحمت ڈالتے ہیں۔ اللہ کی نظرِ عنایت کا یہ فیض ہے کہ اس بندہ کو کسی عذاب نہیں دیا جائے گا۔ چاند رات سے ہی شیاطین کو قید کردیا جاتا ہے۔ دوزخ کے تمام دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اے خیر کے طالب! خیر کی طرف آگے بڑھ۔ اے شیر کے طلبگار! پیچھے ہٹ۔

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

راج شیکھر بی جے پی کا آدمی ہے... پیپر لیک کے پیچھے سیاسی سازش: کے ٹی آر

تلنگانہ پبلک سروس کمیشن کی اب تک کی خدمات مثالی، ٹی ایس پی ایس سی چیئرمین کے ساتھ وزیر آئی ٹی کا جائزہ اجلاس

حیدرآباد: 18/مارچ (عصر حاضر نیوز) وزیر کے ٹی آر نے ٹی ایس پی ایس سی کے سوالیہ پرچوں کے افشا ہونے پر ردعمل ظاہر کیا جو ریاست میں ایک سنسنی خیز معاملہ بن گیا ہے۔ آج پرگتی بھون میں ٹی ایس پی ایس سی کے چیئرمین کے ساتھ میٹنگ کی۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے کا وزیر اعلیٰ نے جائزہ لیا ہے۔ وزیر کے ٹی آر نے کہا کہ ٹی ایس پی ایس سی نے تلنگانہ کی تشکیل کے بعد اب تک 155 نوٹیفیکیشن جاری کئے ہیں۔

انہوں نے تلنگانہ پبلک کمیشن کو ملک میں بہترین قرار دیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ TSPSC کے پاس بیک وقت 10 لاکھ لوگوں کے امتحان کے انعقاد کا کریڈٹ ہے۔ اس کے علاوہ اس ادارے کو بیک وقت 7 زبانوں میں امتحانات دینے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تنظیم کو اب تک کسی الزام کا سامنا نہیں کرنا پڑا، ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ ایسی غلطی دوبارہ نہ ہو: کمیشن میں کام کرنے والے دو افراد کی غلطی سے سسٹم کی بدنامی ہوئی ہے۔ پراوین اور راج شیکھر ریڈی اس لیک کے معاملے میں صرف دو نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لاکھوں بچوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ ایسے لوگوں کی غلطی سے جو مسائل پیدا ہوئے ہیں وہ دوبارہ نہیں ہونے چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ 30.2 لاکھ ملازمتوں کو پُر کرنے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ جلد از جلد ٹیسٹ کرائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں درخواست دینے والے تمام افراد اہل ہیں۔ کسی بھی امیدوار کو دوبارہ فیس نہیں دینا پڑے گی کیونکہ وہ ماضی میں فیس ادا کر چکے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ 4 امتحانات سے متعلق کوچنگ میٹریل آن لائن رکھا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست بھر میں اسٹڈی سرکل کو مضبوط کیا جائے گا۔ ریڈنگ روم 24 گھنٹے کھلے رہتے ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ سامان کی فراہمی کے ساتھ ساتھ کھانا اور رہائش بھی فراہم کی جائے گی۔ وزیر آئی ٹی کے ٹی آر نے یاد دلایا کہ قانون میں ترمیم کی گئی ہے تا کہ 95 فیصد ملازمتیں مقامی لوگوں کو مل سکے۔ دھیما نے یقین دلایا کہ بے روزگار نوجوانوں کو فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی بے روزگاروں کے تبصروں کو نظر انداز کیا جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کارروائی کرنا ہماری ذمہ داری ہے تا کہ اس طرح کے واقعات دوبارہ نہ ہوں۔

گروپ A امتحانات کی منسوخی سے مایوس ہو کر نوجوان کی خودکشی

کے ٹی آر کی متوفی کے ارکانِ خاندان سے فون پر بات چیت

حیدرآباد: 18/مارچ (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ پبلک سرویس کمیشن سروس کے امتحانات منسوخ ہونے کے بعد مایوس ہو کر ایک نوجوان نے خودکشی کر لی۔ نوین نامی نوجوان نے جمعرات کو خودکشی کر لی کیونکہ اسے لگا کہ اسے نوکری نہیں ملے گی کیونکہ TSPSC کے امتحانات منسوخ ہو گئے ہیں۔ وزیر کے ٹی آر نے آج نوین کے والد سے فون پر بات کی۔ وزیر نے انہیں یقین دلایا کہ وہ ان کے خاندان کی کفالت کریں گے۔ انہوں نے محکمہ بلدیات کو نوین کی آخری رسومات کے انتظامات کرنے کی ہدایات دیں۔ کل TSPSC نے ایک ساتھ کچھ امتحانات منسوخ کر دیئے۔ اس سے بے روزگاروں کے دلوں میں بے چینی پیدا ہوئی۔ یہ برداشت نہ کر پاتے ہوئے ایک بے روزگار نوجوان نے خودکشی کر لی۔ یہ واقعہ راجنا سرسیلا ضلع میں پیش آیا۔ اہل خانہ کے مطابق، راجنا سرسیلا ضلع کے قصبے کے بی نگر میں رہنے والے چٹک نوین کمار مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کر رہے تھے۔ نوین نے حیدرآباد میں ہوٹل مینجمنٹ کورس مکمل کیا۔ وہ تمام مسابقتی امتحانات لکھتا تھا جس کے لیے وہ اہل تھا۔ اس نے بہت سی نوکریاں حاصل کرنے کی کوشش کی۔ حالیہ گروپوں کی تیاری کے دوران اس نے سافٹ ویئر کے شعبے میں ملازمت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ آخر کار وہ مایوس ہو گیا کیونکہ اسے کوئی نوکری نہ مل سکی۔ اس کے علاوہ، حکومت نے TSPSC پیپر لیک ہونے کی وجہ سے حال ہی میں منعقد ہونے والے امتحانات کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے بعد شدید مایوسی کے عالم میں جذبات پر قابو نہ پاسکا اور اپنے ہی گھر میں خودکشی کر لی۔ خود کو پھانسی پر لٹکانے سے پہلے اس نے ایک خودکشی نوٹ لکھا اور اس کی موت ہو گئی۔ اس خط میں اس نے لکھا تھا کہ نوکری کے بغیر زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ پولیس نے نوین کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے مقامی سرکاری اسپتال منتقل کر دیا۔

ہینڈلوم ورکرز اور کسانوں کے لیے تلنگانہ میں میگا ٹیکسٹائل پارک کے قیام کو بالآخر مرکز کی منظوری

آتم نربھر بھارت اسکیم کے تحت ہزاروں نوجوانوں کو روزگار ملے گا، سات ریاستوں میں شروع ہوگا یہ پروجیکٹ: وزیر اعظم مودی

حیدرآباد: 18/مارچ (عصر حاضر نیوز) مرکزی حکومت نے ہینڈلوم ورکرز اور کسانوں کو خوشخبری سنائی ہے۔ مرکز ریاست کے بہت سے کسانوں اور مزدوروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے ایک میگا پروجیکٹ شروع کرنے جا رہا ہے۔ تلنگانہ میں میگا ٹیکسٹائل پارک قائم کیا جائے گا اور ہزاروں بے روزگار نوجوانوں کو ملازمتیں فراہم کی جائیں گی۔ ٹیکسٹائل کے شعبے میں ہندوستان کو پہلا مقام بنانے اور ہندوستان کو دنیا میں قائد بنانے کے لئے مرکز یہ اسکیم خود مکتفی بھارت پروگرام کے حصہ کے طور پر شروع کرنے جا رہا ہے۔ مرکز نے ریاست تلنگانہ کے لئے میگا ٹیکسٹائل پارک کا اعلان کیا ہے۔ ٹیکسٹائل سیکٹر میں ترقی کی جانب قدم اٹھانے کے لیے مرکز ملک بھر میں 7 میگا ٹیکسٹائل پارکس قائم کرے گا۔ مرکز نے وزیر اعظم کے میگا انٹیگریٹڈ ٹیکسٹائل ریجن اور اپیرل پارک اسکیم کو 'فارم ٹو فائبر، فائبر ٹو فیکٹری، فیکٹری ٹو فیشن، فیشن ٹو فارن کے '5F' اصول پر مبنی ڈیزائن کیا ہے جسے مرکزی حکومت شروع کرنے جا رہی ہے۔ اس سکیم کے تحت ملک بھر میں 7 میگا ٹیکسٹائل پارکس قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے ایک حصے کے طور پر، وزیر اعظم نریندر مودی نے سرکاری طور پر اعلان کیا کہ 7 میگا ٹیکسٹائل پارک ریاستوں تلنگانہ، تمل ناڈو، کرناٹک، مہاراشٹر، گجرات، مدھیہ پردیش اور اتر پردیش میں قائم کیے جائیں گے۔ اس پراجکٹ سے تلنگانہ کو کافی فائدہ ہوگا۔ یہ منصوبہ لاکھوں کسانوں اور ہینڈلوم ورکرز کے لیے بہت مفید ثابت ہوگا۔ اس کے علاوہ میگا ٹیکسٹائل پارک سے ہزاروں نوجوانوں کو اس اسکیم کے ذریعے روزگار حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ اگر یہ میگا ٹیکسٹائل پارک ریاست تلنگانہ میں قائم کیا جاتا ہے جو کہ پوچمپلی اکت، گدوال، جیسے جی آئی ٹیگ والے ہینڈلوم ٹیکسٹائل مصنوعات کے لیے مشہور ہے۔ نارائن پیٹ ساڑیاں، سدی پیٹ گولا بھاما، ڈریس وغیرہ۔ موجودہ کسانوں اور ہینڈلوم ورکرز کو بہت فائدہ ہوگا۔ وزیر اعظم کی میگا انٹیگریٹڈ ٹیکسٹائل ریجن اینڈ اپیرل پارک اسکیم کے ذریعے ٹیکسٹائل پارک میں جدید انفراسٹرکچر کے ساتھ بہت بڑی ٹیکسٹائل انڈسٹریز قائم کی جائیں گی تا کہ دھاگے کی تیاری سے لے کر بنائی، رنگنے، پرنٹنگ ڈیزائنز اور گارمنٹس کی تیاری تک تمام قسم کے کام ایک جگہ پر ہینڈل کیے جاسکیں۔ مرکزی وزیر کشن ریڈی نے کہا کہ اس کی وجہ سے نقل و حمل کے اخراجات بہت کم ہوں گے اور ہندوستانی ٹیکسٹائل سیکٹر زیادہ مسابقتی ہوگا۔ انہوں نے ریاستی حکومت پر زور دیا کہ وہ اس میگا ٹیکسٹائل پارک کے قیام کے معاملے میں خصوصی پہل کرے اور اس منصوبے کو جلد عملی شکل دینے کے لیے ضروری مدد فراہم کرے۔

کریم نگر کیبل برج کا 14 اپریل کو افتتاح: ریاستی وزیر جی کملاکر

حیدرآباد 18 مارچ (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے وزیر بہبودی پسماندہ طبقات جی کملاکر نے کہا ہے کہ کریم نگر میں دریائے مانیر پر تعمیر کردہ کیبل برج کا 14 اپریل کو افتتاح کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ 224 کروڑ کے صرفہ سے شروع کردہ کام مکمل ہو گئے ہیں اور اپروچ روڈ کا کام اگلے ماہ کی 14 تاریخ تک مکمل کر لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جدید ترین ٹکنالوجی کے ساتھ تعمیر کیبل برج شہر کے لیے سیاحتی مرکز ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس برج پر 5.6 کروڑ کی لاگت سے ڈائنامک لائٹنگ کا کام مکمل کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاحت کے حصہ کے طور پر 14 اپریل سے سیاحوں کو اس بریج کو دیکھنے کی اجازت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ چند دنوں تک اس بریج پر ثقافتی پروگرام منعقد کئے جائیں گے اور سیاحوں کیلئے فراہم کی جانے والی سہولیات سے واقف کروایا جائے گا۔ سیاحوں کو بریج پر وقت گذارنے کیلئے ضروری انتظامات کیے جا رہے ہیں۔

پی ایف آئی کے 4 ارکان کو این آئی اے نے چنچل گوڑہ جیل سے اپنی تحویل میں لے لیا

حیدرآباد: 18/مارچ (عصر حاضر نیوز) نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) نے ہفتہ کے روز پاپولر فرنٹ آف انڈیا (پی ایف آئی) کیس میں چار مشتبہ افراد کو اپنی تحویل میں لے لیا، جو فی الحال یہاں چنچل گوڑہ سینٹرل جیل میں بند ہیں۔ این آئی اے نے مشتبہ افراد زاہد، سمیع الدین، معاذ حسین اور کلیم کو جیل سے اپنی تحویل میں لے لیا اور انہیں گزشتہ سال دوسروں کے ساتھ ان کے خلاف درج کیس میں پوچھ گچھ کے لیے مادھا پور میں این آئی اے کے علاقائی دفتر لے جایا گیا۔ نوجوانوں کو بنیاد پرست بنانے اور انہیں تربیت دینے کے الزام میں گزشتہ سال تلنگانہ کے مختلف حصوں سے PFI کے 20 سے زیادہ ارکان کو گرفتار کیا گیا تھا۔ گزشتہ سال دسمبر میں 11 ملزمان کے خلاف چارج شیٹ دائر کی گئی تھی۔ این آئی اے نے 16 مارچ کو پانچ مشتبہ افراد کے خلاف ضمنی چارج شیٹ داخل کی۔ ایجنسی نے خصوصی عدالت میں داخل اپنی چارج شیٹ میں الزام لگایا کہ پی ایف آئی کے اراکین متاثر کن نوجوانوں کو اکسا رہے ہیں اور بنیاد پرست بنا رہے ہیں، اور ان کی تنظیم میں بھرتی کی جا رہی ہے۔ خاص طور پر منظم تربیتی کیمپوں میں ہتھیاروں کی تربیت فراہم کر رہے ہیں۔ شیخ رحیم، شیخ واحد علی، جعفر اللہ خان پٹھان، شیخ ریاض احمد اور عبدالوارث کے خلاف مجرمانہ سازش، مذہب کی بنیاد پر مختلف گروہوں کے درمیان دشمنی کو فروغ دینے اور سخت غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ گزشتہ سال اگست میں این آئی اے نے اس کیس کو تلنگانہ پولیس سے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور تحقیقات جاری رکھی۔ مختلف ریاستی پولیس اور قومی ایجنسیوں کی طرف سے کی گئی تحقیقات کے دوران پرتشدد سرگرمیوں میں اس کے ملوث ہونے کے منظر عام پر آنے کے بعد ستمبر 2022 میں مرکزی وزارت داخلہ نے PFI اور اس کے بہت سے ملحقہ اداروں کو ایک 'غیر قانونی ایسوسی ایشن قرار دیا تھا۔

سرکاری اراضیات پر تعمیر مکانات کو باقاعدہ بنانے درخواستوں کی تاریخ میں توسیع

حیدرآباد 18 مارچ (عصر حاضر) تلنگانہ حکومت نے سرکاری اراضیات پر مکانات تعمیر کرنے والوں کو اپنے مکانات کو باقاعدہ بنانے کیلئے درخواستیں داخل کرنے کا ایک اور موقع فراہم کیا ہے۔ 58 اور 59 احکام کے تحت پلاٹس کو باقاعدہ بنانے کے لیے درخواستیں داخل کرنے کے لیے مزید ایک ماہ کا وقت دیا گیا ہے۔ یکم اپریل سے 30 اپریل تک درخواستیں داخل کی جاسکتی ہیں۔ مکانات کو باقاعدہ بنانے کی کٹ آف تاریخ میں بھی توسیع کر دی گئی ہے۔ پہلے کٹ آف تاریخ 2 جون 2014 تھی۔ حکومت نے اس میں توسیع کرتے ہوئے اس کو 2 جون 2020 تک کر دیا ہے۔ مکانات کو باقاعدہ بنانے کیلئے داخل کی جانے والی درخواستوں کی آخری تاریخ اور کٹ آف کی تاریخ میں توسیع کے بارے میں کابینہ کے حالیہ اجلاس کے فیصلے کے مطابق محکمہ ریونیو نے ایک حکم نامہ جاری کیا ہے۔

تلنگانہ کو ٹکنالوجی اور سیکورٹی معاملے میں ملک بھر میں پہلا مقام حاصل: ڈی جی پی

حیدرآباد 18 مارچ (عصر حاضر) تلنگانہ کے ڈی جی پی انجنی کمار نے کہا ہے کہ تلنگانہ ٹکنالوجی اور سیکورٹی کے معاملہ میں ملک میں پہلے مقام پر ہے۔ خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے سائبر آباد سیکورٹی کونسل کے زیر اہتمام حیدرآباد میں خواتین کا کانکلیو منعقد کیا گیا۔ ڈی جی پی انجنی کمار، سائبر آباد کمشنر پولیس اسٹیفن رویندرا نے پروگرام میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ کانکلیو میں سائبر سیکورٹی کے شعبہ میں باصلاحیت خواتین کو ایوارڈس دیئے گئے۔ اس موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے انجنی کمار نے واضح کیا کہ تلنگانہ ریاست ہمارے ملک میں ٹکنالوجی کے محاذ پر نمبر ون مقام پر ہے۔ عوام کے تحفظ اور آرام کے لئے ٹکنالوجی کے استعمال کے مسئلہ پر کے ٹی آر کی قیادت میں ٹی ہبس، ٹی ورکس جیسے کئی اقدامات کئے گئے ہیں۔ ملک میں انوکھے پلیٹ فارمس کا آغاز تلنگانہ میں کیا گیا ہے۔ سائبر آباد پولیس اس کی قیادت کر رہی ہے، اس سلسلہ میں بہترین اقدامات، سائبر آباد پولیس کمشنریٹ کے عوام کے لئے اطمینان کا جذبہ پیدا کرنے پر انہوں نے کمشنر پولیس سائبر آباد اسٹیفن رویندرا اور سائبر آباد پولیس کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کی۔

تلنگانہ میں شدید بارش اور ژالہ باری، بیشتر اضلاع میں فصلوں کو نقصان

حیدرآباد 18 مارچ (عصر حاضر) تلنگانہ بھر میں طوفانی ہواوں کے ساتھ شدید بارش اور ژالہ باری سے بیشتر اضلاع میں کسانوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ کئی علاقوں میں تیار فصل جو فروخت کیلئے مارکٹ یارڈس میں رکھی گئی تھی، بھیگ گئی۔ وزرا نے فصلوں کو نقصان والے علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے یقین دلایا کہ نقصان کا جائزہ لینے کے بعد انصاف کیا جائے گا۔ متحدہ کھمم ضلع کے ایلندو، ٹیکولا پلی، آلہ پلی، گنڈالا منڈلوں میں مکئی، مرچ اور دیگر فصلوں کو شدید نقصان ہوا۔ دوسری طرف مدھیرا، چنتا کاری، بوناکلو، ستوپلی، بھیمسورو، کلورو اور وائرا منڈلوں میں ہوئی شدید بارش کے سبب کئی طرح کی فصلوں کو نقصان ہوا۔ کسانوں نے فکرمندی کا اظہار کرتے ہوئے ان کی تباہ شدہ فصلوں کو خریدنے کا حکومت سے مطالبہ کیا۔ مُلگ ضلع کے کئی علاقوں میں بھی بارش کے نتیجہ میں فصلوں کو بڑے پیمانہ پر نقصان پہنچا۔ محبوب آباد ضلع بھر میں شدید بارش کے سبب کیسمدرم زرعی مارکٹ میں مکئی کی کٹی ہوئی فصل بھیگ گئی۔ کسانوں نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مارکٹ یارڈ میں وہ تین دنوں سے کٹی ہوئی فصل کو رکھے ہوئے ہیں تاہم حکومت کی جانب سے اس فصل کو نہیں خریدا جا رہا ہے۔ کریم نگر ضلع کے گنیر وورم منڈل میں طوفانی ہواوں کے ساتھ شدید بارش کے سبب آم اور مکئی کی فصلوں کو نقصان ہوا۔ کاماریڈی ضلع کے خریداری کے مراکز پر رکھی ہوئی فصلوں کو نقصان پہنچا۔ حکومت ان نقصانات پر چوکس ہو گئی ہے جس نے ابتدائی رپورٹ طلب کر لی ہے۔

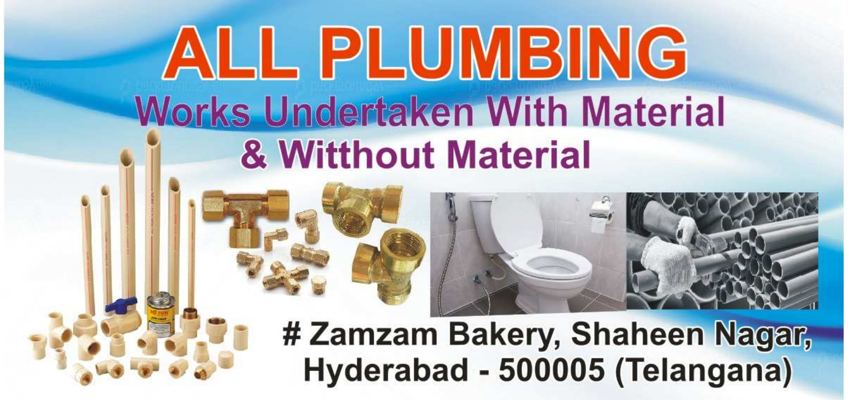

عصرِ حاضر ای پیپر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر
ASR-E-HAZIR

ہندوستان میں فوج بھی جدیدکاری کے مرحلے سے گزر رہی؟

ہندوستان میں فوج بھی جدیدکاری کے مرحلے سے گزر رہی؟ ہتھیاروں کی درآمد میں 11 فیصد کمی آنے کے باوجود انڈیا گذشتہ پانچ برس سے دنیا میں ہتھیاروں کا سب سے بڑا خریدار رہا ہے۔ دنیا بھر میں ہتھیاروں کی خرید وفروخت کی تحقیق کرنے والے ادارے سٹاک ہوم انٹرنیشنل پیس ریسرچ انسٹیٹیوٹ (سیپری) کی سالانہ رپورٹ کے مطابق گذشتہ سال کے دوران پوری دنیا میں فروخت ہونے والے ہتھیاروں کا 11 فیصدا کیلے انڈیا نے خریدا۔ سیپری کی رپورٹ کے مطابق انڈیا کی جانب سے ہتھیاروں کی اتنی زیادہ مانگ کی وجہ چین اور پاکستان سے اس کی سرحدی کشیدگی ہے۔ مئی 2020 میں وادی گلوان میں ٹکراؤ کے بعد انڈیا کی چین سے کشیدگی بہت بڑھ گئی اور سرحدوں پر بڑی تعداد میں فوجی تعینات جبکہ ہتھیار نصب کیے گئے ہیں۔ انڈیا یہ ہتھیار خرید کہاں سے رہا ہے، یہ بھی اہم سوال ہے۔ رپورٹ کے مطابق روس 2013 سے 2022 تک انڈیا کو ہتھیار فراہم کرنے والا دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے حالانکہ اب یہ حصہ 64 فیصد سے کم ہو کر 45 فیصد پر آ گیا ہے۔ سیپری کی اسی رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سنہ 2018 سے 2022 کے دوران پاکستان کی ہتھیاروں کی خریداری میں 14 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ’ہتھیاروں کی عالمی فروخت میں پاکستان کا حصہ 7.3 فیصد ہے جبکہ پاکستان کے 77 فیصد جنگی ساز وسامان کی سپلائی چین سے ہوتی ہے‘۔ رپورٹ کے مطابق انڈیا کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ ہتھیار خریدنے والا ملک قطر اور ہتھیار فروخت کرنے والا سب سے بڑا ملک امریکہ ہے۔ گذشتہ مہینے انڈیا کی وزارت دفاع کے جونیئر وزیر اجے بھٹ نے پارلیمان کو آگاہ کیا تھا کہ گذشتہ پانچ برس میں انڈیا نے امریکہ، روس، فرانس، اسرائیل اور سپین جیسے ممالک سے تقریباً 24 ارب ڈالر کے جنگی جہاز، ہیلی کاپٹر، میزائل، راکٹ، سالٹ رائفلز اور گولہ بارود خریدے ہیں۔ اس میں فرانس سے خریدے گئے 8 ارب ڈالر کے رفال جنگی جہازوں کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ مودی حکومت نے گذشتہ پانچ برس سے ’آتم نربھر بھارت‘ پروگرام کے تحت پرائیوٹ کمپنیوں کے ساتھ ملک کے اندر ہی مختلف اقسام کے ہتھیار بنانے کی مہم شروع کی ہے۔ پرائیوٹ کمپنیاں غیر ملکی کمپنیوں کے اشتراک سے ہتھیار اب ملک میں بھی بنا رہی ہیں۔ حکومت نے رواں برس کے دفاعی بجٹ میں تقریباً 12 ارب ڈالر ملک میں بننے والے ہتھیاروں کی خریداری کے لیے مختص کیے ہیں۔ حکومت کی کوشش ہے کہ وہ آنے والے برسوں میں بیرون ملک بننے والے ہتھیاروں پر انحصار کم کر سکے۔ گذشتہ پیر کو اجے بھٹ نے راجیہ سبھا میں ایک تحریری جواب میں بتایا تھا کہ دوسرے ممالک سے ہتھیاروں کی خریداری پر ہونے والے اخراجات 46 فیصد سے کم ہو کر 37 فیصد پر آ گئے ہیں لیکن ماہرین کا خیال ہے کہ انڈیا کی فوج بہت بڑی ہے اور انڈیا کو ابھی مزید کئی برس دوسرے ممالک سے جنگی ساز وسامان درآمد کرنا پڑے گا۔ دفاعی تجزیہ کار راہل بیدی نے ایک دفاعی ماہر کا حوالہ دیتے ہوئے بی بی سی کو بتایا کہ انڈیا اپنی فضائیہ کے لیے 114 جنگی طیارے خریدنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ حال میں سمندر میں اتارے گئے اور انڈیا میں بنائے گئے طیارہ بردار جہاز ’آئی این ایس وکرانت‘ کے لیے بحریہ کو بھی 26 طیاروں کی ضرورت ہے۔ ان کی مجموعی مالیت تقریباً 45 ارب ڈالر کے قریب ہے۔ راہل بیدی نے مزید بتایا کہ انڈیا اس کے علاوہ امریکہ سے 18 پریڈیٹر آرمڈ ڈرون خریدنے کے لیے بھی بات چیت کر رہا ہے۔ راہل بیدی کا کہنا ہے ہتھیاروں کی خریداری میں انڈیا کا انحصار روس پر بہت زیادہ رہا لیکن پچھلے کئی برس سے وہ اس انحصار کو کم کرنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن روسی ہتھیاروں کو بڑی حد تک ہٹانے میں ایک طویل عرصہ درکار ہوگا۔ ان کے خیال میں انڈیا میں جو ساز وسامان بنائے جا رہے ہیں ان میں دیسی ٹیکنالوجی کا استعمال بہت کم ہے۔ اس کے بیشتر آلات باہر سے آتے ہیں یا پھر یہ ساز وسامان لائسنس لے کر انڈیا میں بنائے جا رہے ہیں۔ انڈیا آخر اتنے ہتھیار کیوں خرید رہا ہے؟ کیا وہ اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ ایک فوجی طاقت بھی بننا چاہتا ہے؟ اس بارے میں تجزیہ کار راہل بیدی کہتے ہیں کہ ’سیپری نے بھی اپنی رپورٹ میں ذکر کیا کہ ہتھیاروں کی مانگ چین اور پاکستان سے بڑھتی ہوئی کشیدگی کے سبب زیادہ ہوگئی ہے اور یہی اصل وجہ ہے۔ انڈیا میں حکومتی سطح پر یہ سوچ ضرور ہے کہ اگر آپ کے پاس طاقت نہیں تو آپ کی کوئی نہیں سنے گا۔‘ اس لیے موجودہ حکومت فوجی طاقت بننے کی کوشش ضرور کر رہی ہے لیکن انڈیا کی عسکری پالیسی بنیادی طور پر دفاعی نوعیت کی ہے جس کا مقصد محض اپنی سرحدوں کا دفاع کرنا ہے۔ ملک میں ایک قوم پرست حکومت ہونے کے باوجود تینوں افواج کی جو پالیسی اور فلسفہ ہے وہ کسی پر حملے کا نہیں بلکہ اپنا دفاع کرنے کا ہے۔‘ دفاعی جریدے ’فورس‘ کی شریک مدیر غزالہ وہاب نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ’لداخ میں 2020 میں انڈیا اور چین کے فوجیوں کے درمیان ٹکراؤ کے بعد اروناچل پردیش سے لے کر لداخ تک چین ہند سرحد پر شدید کشیدگی ہے۔ ہتھیاروں کی بڑے پیمانے پر خریداری کا سبب یہی بدلی ہوئی صورتحال ہے۔‘ ساتھ ہی انڈیا میں فوج بھی وسیع پیمانے پر جدیدکاری کے مرحلے سے گزر رہی ہے۔ اس کی پالیسی بنیادی طور پر اپنی سرحدوں کا دفاع کرنا ہے۔ اس میں جارحیت کا پہلو نظر نہیں آتا۔ کسی ملک پر حملہ کرنے کے لیے بہت بڑی فوجی قوت ہونی چاہیے۔ ساتھ ہی جوابی حملے کا جواب دینے کا سارا انتظام ہونا چاہیے۔ انڈیا میں اس طرح کی تیاری نظر نہیں آتی۔‘ غزالہ وہاب کا مزید کہنا ہے کہ جی ڈی پی کے حصے کے طور پر بھی انڈیا کا دفاعی بجٹ بڑے بڑے ملکوں کے مقابلے بہت کم ہے۔

شکیل اختر، بی بی سی اردو ڈاٹ کام نئی دہلی

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

نمازِ تراویح رسماً نہیں بلکہ ایمان واحتساب کے ساتھ پڑھی جائے

شریعت اسلامی کے بنیادی طور پر چار ماخذ اور مصادر ہیں یعنی قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس۔ جن میں سے پہلے دو کا تعلق وحی الٰہی سے ہے جبکہ مابقی دو کا تعلق انسانی عقل سے ہے۔ دین اسلام میں وحی اور عقل انسانی ہر دو کو خاصی اہمیت حاصل ہے جو دین اسلام کی انفرادی وامتیازی خصوصیت ہے۔ بعض حکماء کا خیال ہے کہ علم حاصل کرنے کا واحد ذریعہ عقل ہے جبکہ بعض مذہبی علماء یہ تسلیم کرتے ہیں کہ حقائق اشیا تک رسائی صرف اور صرف وحی الٰہی کے ذریعہ ممکن ہے۔ دین اسلام ان دونوں انتہائی نقطہ نظر کے درمیان ایک ایسا راستہ فراہم کرتا ہے جس میں عقل اور نقل میں توازن واعتدال کا حسین امتزاج ہے۔ شریعت مطہرہ انسان کو ایک جانب وحی الٰہی کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کا تو دوسری طرف عقل وفراست سے کام لینے کا حکم دیتی ہے۔ لہٰذا شریعت اسلامی کے بعض قوانین قرآن وحدیث سے ثابت ہوتے ہیں تو بعض اجماع وقیاس سے۔ اس کی بین دلیل نماز تراویح کا جماعت کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ مرد وعورت دونوں کے لیے رمضان المبارک میں نماز تراویح کا اہتمام کرنا سنت موکدہ ہے جو حدیث شریف سے ثابت ہے۔ بلا عذر شرعی نماز تراویح ترک کرنا جائز نہیں۔ نماز تراویح کا جماعت کے ساتھ اہتمام کرنا اجماعِ امت سے ثابت ہے البتہ تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے۔ اگر محلہ کی مسجد میں کوئی بھی نماز تراویح کا اہتمام نہ کرے تو سارے محلے والے گناہ گار ہوں گے اور اگر چند افراد نے اہتمام کرلیا تو تمام محلہ والے بری الذمہ ہوجائیں گے۔ اوائل عہد فاروقیؓ تک صحابہ کرام علاحدہ علاحدہ اور غیر حفاظ صحابہ کرامؓ کسی حافظ قرآن صحابیؓ کی اقتدا میں تراویح کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔ خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر فاروقؓ نے ایک امام یعنی حضرت سیدنا ابی بن کعبؓ کی امامت واقتدا میں بیس رکعات نماز تراویح باجماعت ادا کرنے کی بناڈالی (اخرجہ بخاری) جس پر شرق تا غرب تواتر اور تسلسل کے ساتھ امت مسلمہ کا تعامل رہا ہے اور انشاء اللہ العزیز تا قیام شمس وقمر یہ سلسلہ جاری وساری رہے گا۔ پچھلے کچھ دہائیوں سے رمضان المبارک آتے ہی بعض گوشوں سے تراویح کی رکعات کے بابت عوام الناس کے ذہنوں کو منتشر اور پراگندہ کرنے کی مذموم کوششیں کی جارہی ہیں۔ اس ضمن میں صرف اتنا عرض ہے کہ رب کائنات نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 133 اور سورۃ الحدید کی آیت نمبر 21 میں مغفرت، بخشش اور بہشت کی دائمی وابدی نعمات حاصل کرنے کے لیے اپنے بندوں کو مسارعت ومسابقت اختیار کرنے کا حکم فرمارہا ہے اور یہ بات سب پر عیاں اور واضح ہے کہ مسابقتی دوڑ میں وہی امیدوار کامیاب ہوتا ہے جس کے نمبرات سب سے زیادہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ ہوں۔ یہ بات ریاضی کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی بتادے گا کہ 20 کا عدد 8 کے عدد سے بڑا ہوتا ہے۔ لہٰذا نماز تراویح 20 رکعات ادا کرنا سعادت کی راہ میں سبقت حاصل کرنے کے حکم پر عمل آوری کا ذریعہ ہے۔ علاوہ ازیں شافع محشر ﷺ کے فرمان عالی شان یعنی میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی اقتداتم پر لازم ہے کے تحت ہم تمام مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں بیس رکعات نماز تراویح باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کریں۔ نبی محتشم ﷺ کا نماز تراویح کا جماعت کے ساتھ ادا نہ کرنا ہم گناہگاروں کے حق میں رحمت ہے۔ چنانچہ ام المومنین حضرت سیدنا بی بی عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ تاجدار کائنات ﷺ نے دو رات نماز تراویح مسجد میں ادا کی جس میں صحابہ کرام کی کثیر تعداد شریک رہی۔ تیسرے اور چوتھے دن بھی صحابہ کرام مرقع ہر خوبی وزیبائی ﷺ کی امامت میں نماز تراویح ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے لیے مچل رہے تھے لیکن آپ ﷺ تشریف نہ لائے جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں نے جو کیا میں نے اسے دیکھا ہے اور گھر سے میں اس لیے نہیں نکلا کہ مجھے یہ خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں اس نماز کو تم پر فرض قرار نہ دے دیا جائے۔ (بخاری ومسلم) اور حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کا نماز تراویح باجماعت کی بناڈالنا بھی ہمارے لیے باعث رحمت ہے پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ عموماً جب انسان کوئی کام تنہا کرتا ہے تو اس کام کو وہ حسبِ عادت تاخیر سے پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے لیکن اسی کام میں اجتماعیت پیدا کردی جائے تو انسان اس کام کو پوری قوت وتوانائی اور سرعت ودلجمعی کے ساتھ انجام دیتا ہے جو عبادات میں حد درجہ مطلوب ومقصود ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز پڑھنے سے بہتر ہے چنانچہ حبیب کبریا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز پڑھنے پر ستائیس درجے فضیلت رکھتا ہے۔ (بخاری شریف) تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اجتماعی عبادت میں اگر کسی ایک مقبول بارگاہ بندے کی عبادت قبول ہوجائے تو رب کائنات تمام کی عبادات کو قبولیت کا شرف عطا کرتا ہے۔ شارح بخاری علامہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ رقمطراز ہیں کہ لفظ تراویح ترویحہ کی جمع ہے جو راحت سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی ہے ایک دفعہ راحت حاصل کرنا علماء اعلام فرماتے ہیں چونکہ نماز تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر کے لیے راحت وسکون حاصل کیا جاتا ہے اسی لیے اس نماز کو تراویح سے موسوم کیا گیا ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری)۔ نماز تراویح کے فضائل میں متعدد احادیث منقول ہیں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رحمت عالم ﷺ لوگوں کو رمضان المبارک کی راتوں میں نماز پڑھنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ آقائے نامدار رسول عربی ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان المبارک میں حصول ثواب کی نیت اور حالت ایمان کے ساتھ قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (بخاری شریف) یعنی جو لوگ اپنے دامن کو ریاکاری سے بچاتے ہوئے خلوص دل اور حسن نیت کے ساتھ صرف اور صرف رب کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کے لیے نماز تراویح کا اہتمام کرتے ہیں رب کائنات اپنے کرم سے ان کے سابقہ خطاؤں کو معاف فرمادیتا ہے۔ اور ایک حدیث شریف میں نماز تراویح کی فضیلت اس طرح وارد ہوئی ہے صاحب قرآن ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اللہ تعالی نے رمضان المبارک کے روزوں کو فرض فرمایا ہے اور میں شب بیداری اور رات کے قیام یعنی نماز تراویح کو سنت بنایا ہے جس نے بھی ایمان وحصول ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور قیام اللیل یعنی نماز تراویح ادا کی وہ اپنے گناہوں سے ایسے ہی پاک وصاف ہوجاتا ہے جس طرح وہ اپنی پیدائش کے وقت تھا۔ (نسائی) جہاں تک نماز تراویح کی افادیت کا تعلق ہے تو بس اتنا سمجھ لیجیے کہ یہ نماز ہماری دعاؤں کی قبولیت کا عملی اظہار ہے۔ چونکہ ہر مسلمان نماز میں اپنے رب سے بار بار یہی دعا کرتا ہے کہ مولا مجھے ایسے لوگوں کے راستہ پر چلا جس پر تو نے انعام کیا ہے۔ اس کے انعام یافتہ بندوں کی روحانی صفات میں سے ایک صفت محمودیہ ہے کہ وہ شب بیدار ہوتے ہیں یعنی رات کی تاریکی میں جب غافل دنیا والے خوابِ راحت سے لطف اندوز ہورہے ہوتے ہیں اس وقت یہ نفوس قدسیہ میٹھی نیند کو اپنے اوپر حرام کرتے ہوئے راتوں کو اٹھتے ہیں اور خلوت میں رب کی خلوص کے ساتھ عبادت کرتے ہیں چونکہ اس وقت ظاہرداری اور ریاکاری کا کوئی موقع نہیں ہوتا اور یہ قیمتی لمحات اور اوقات اللہ والے اپنے محبوب سے راز ونیاز اور مناجات کرتے ہوئے گزارتے ہیں۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خلاق دو جہاں ارشاد فرماتا ہے ”رحمن کے بندے وہ ہیں جو رات بسر کرتے ہیں اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور کھڑے ہوئے“۔ (سورۃ الفرقان آیت 64) یعنی رحمان کے بندے رات بھر عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ جب ہم رات کے وقت خلوص دل کے ساتھ نماز تراویح پڑھتے ہیں تو ہمارے کردار میں رحمان کے بندوں کی اسی صفت کا عکس جمیل پیدا ہوجاتا ہے اور یہی نماز تراویح پڑھنے کا سب سے بڑا فائدہ ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفی اس ماہ مبارک میں تمام مسلمانوں کو اپنی رحمت، مغفرت سے سرفراز فرمائے اور دوزخ سے نجات عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ ویٰسین۔

از:۔ ڈاکٹر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ، M.A.M.Com(OSM)

آتے آتے مرا نام سا رہ گیا
اس کے ہونٹوں پہ کچھ کانپتا رہ گیا

رات مجرم تھی دامن بچا لے گئی
دن گواہوں کی صف میں کھڑا رہ گیا

وہ مرے سامنے ہی گیا اور میں
راستے کی طرح دیکھتا رہ گیا

جھوٹ والے کہیں سے کہیں بڑھ گئے
اور میں تھا کہ سچ بولتا رہ گیا

آندھیوں کے ارادے تو اچھے نہ تھے
یہ دیا کیسے جلتا ہوا رہ گیا

اس کو کاندھوں پہ لے جا رہے ہیں وسیمؔ
اور وہ جینے کا حق مانگتا رہ گیا

وسیم بریلوی

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

محمد سراج کی تیز رفتار گیند جب پہلے ہی اوور میں اسٹمپ لے اڑی

ممبئی: 18 / مارچ (عصر حاضر نیوز) ونڈے کے نمبرون گیند باز محمد سراج نے آسٹریلیا کے خلاف پہلے ونڈے میچ میں اپنے پہلے ہی اوور میں آسٹریلیائی اوپنر ٹریوس ہیڈ کو بولڈ کر کے آسٹریلیا کو پہلا جھٹکا دیا۔ ہیڈ 5 رن بنا کر آوٹ ہوئے۔ ہیڈ کو سراج نے اپنی بہترین گیند پر پلے ڈاون کر دیا اور بولڈ کر کے انہیں پویلین کی راہ دکھا دی۔ دراصل، سراج نے آف اسٹمپ کی لائن پر گیند پھینکی، جس پر بلے باز ہوائی شاٹ مارنے کی کوشش کرتا دکھائی دیا تاہم گیند کی رفتار سے بیٹسمین ٹائمنگ نہیں سمجھ پایا، جس سے گیند بلے پر لگی اور اسٹمپ کے اندر گھس گئی۔ اس طرح سے سراج نے ہیڈ کی اننگ کا خاتمہ کر دیا۔ ٹریوس ہیڈ کو آوٹ کرنے کے بعد سراج نے بھرپور انداز میں جشن منایا اور ساتھ ہی پویلین جاتے وقت بھی ہیڈ پیچھے مڑ کر ہندوستانی کھلاڑیوں کے جشن کو لگاتار دیکھتے ہوئے نظر آئے۔ پہلے ونڈے میں سراج نے 3 آسٹریلیائی کھلاڑیوں کا شکار کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ اس سے پہلے ہندوستان کے کارگزار کپتان ہاردک پانڈیا نے آسٹریلیا کے خلاف پہلے ونڈے میچ میں جمعہ کو یہاں ٹاس جیت کر پہلے فیلڈنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ مقررہ کپتان روہت شرما، نجی وجوہات کی وجہ سے اس میچ میں نہیں کھیل پا رہے ہیں۔ ہندوستان نے کلدیپ یادو کے طور پر کلائی کے اسپنر کو حتمی گیارہ کھلاڑیوں میں شامل کیا ہے۔

پہلے ونڈے میں آسٹریلیا کے خلاف محمد شمیع کا بہترین مظاہرہ، تین کھلاڑیوں کو دکھایا پویلین کا راستہ!

ممبئی: 18 / مارچ (عصر حاضر نیوز) ہندوستان کے سینئر تیز گیند باز محمد شمیع نے آسٹریلیا کے خلاف کھیلے گئے پہلے ونڈے میچ میں بہترین گیند بازی کی۔ آسٹریلیا کی شروعات اچھی نہیں رہی اور 5 رن کے نجی اسکور پر آسٹریلیا کو پہلا جھٹکا لگا تھا جب ٹریویڈ ہیڈ صرف پانچ رن بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ جس کے بعد مچیل مارش اور اسٹیو اسمتھ نے اننگ کو سنبھالا لیکن بات کریں ٹیم انڈیا کے تیز گیند باز محمد شمیع کی تو انہوں نے آسٹریلیا کو ایک اور نقصان سے دو چار کرا دیا۔ 30 ویں اوور کی تیسری گیند پر شمیع کی لہراتی ہوئی گیند کیمرون گرین کے سمجھ میں ہی نہیں آئی اور گیند ٹپہ کھانے کے بعد سیدھے آف اسٹمپ کو لے اڑی اور اسٹمپ اکھڑ گئے، شمیع کی گیند بازی کے قہر کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ شمیع نے آسٹریلیا کے تین وکٹیں حاصل کی تھیں۔

آسٹریلیا کو پانچ وکٹوں سے ہرا کر ہندوستان پہلا ونڈے جیتا، راہل اور جڈیجہ کی عمدہ اننگ

ممبئی، 17 مارچ (ذرائع) گیند بازوں کی زبردست کارکردگی کے بعد کے ایل راہل (ناٹ آوٹ 75) اور رویندر جڈیجہ (ناٹ آوٹ 45) نے یادگار سنچری پارٹنرشپ کی بدولت ہندوستان نے آسٹریلیا کے خلاف جمعہ کو پہلے ون ڈے میں پانچ وکٹ سے جیت درج کی۔ 12 سال بعد وانکھیڑے اسٹیڈیم میں ہندوستان کی یہ پہلی جیت ہے۔ اس جیت کے ساتھ ہی ہندوستان نے تین سال قبل اس گراونڈ پر آسٹریلیا سے ملی شکست کا بدلہ بھی لے لیا۔ آسٹریلیا نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے تمام دس وکٹوں کے نقصان پر 188 رن بنائے اور ہندوستان کو جیتنے کے لئے 189 رن کا ہدف دیا جس کا تعاقب کرتے ہوئے ٹیم انڈیا صرف 83 رن پر اپنے پانچ اہم وکٹ گنوانے کے بعد مشکل میں نظر آئی۔ لیکن کریز پر آئے آل راونڈر جڈیجہ نے ایک سرے پر مضبوطی سے کھڑے رہ کر ایل راہل کا بخوبی ساتھ دیتے ہوئے ہندستان کو فتح کے دروازے تک پہنچا دیا۔ دونوں بلے بازوں نے آسٹریلیائی باولنگ اٹیک کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمت کا مظاہرہ کیا اور 61 گیندیں باقی رہتے میچ اپنے نام کر لیا۔ راہل کی فارم میں واپسی کے ساتھ ہی انہوں نے وانکھیڑے میں کھیلی گئی اننگز کو یادگار بنا دیا۔ انہوں نے کریز پر 176 منٹ گزارے اور 91 گیندوں میں سات چوکے اور ایک چھکا لگایا، جب کہ دوسرے سرے پر جڈیجہ نے ٹیم میں اپنی افادیت ثابت کرتے ہوئے نہ صرف دو آسٹریلیائی وکٹیں حاصل کیں بلکہ مشکل میں پھنسی ٹیم کو بلے سے مالا مال کرتے ہوئے مسکرانے کا موقع دیا۔ ایشان کشن (3)، وراٹ کوہلی (4) اور دھماکہ خیز سوریا کمار یادیو (0) کے آوٹ ہونے کے بعد ہندوستان کی حالت پتلی ہوگئی تھی۔ بعد ازاں شبھمن گل (20) اور ہاردک پانڈیا (25) کے پویلین لوٹنے کے بعد آسٹریلیائی کیمپ میں جوش وخروش کی لہر دوڑ گئی تاہم ٹیم کی بیٹنگ کی گہرائی پھر سے نظر آئی اور مہمانوں کو مایوسی ملی۔ اس سے قبل ٹاس جیتنے کے بعد ہندوستانی کپتان ہاردک پانڈیا نے آسٹریلیا کو پہلے بیٹنگ کی دعوت کو صحیح ثابت کیا محمد سراج (29 رن پر 3 وکٹیں) اور محمد سمیع (17 رن پر 3 وکٹیں) لیں، جس کی وجہ سے آسٹریلیا کی اننگز صرف 35.4 اووروں میں 188 رن بنا کر سمٹ گئی۔ آسٹریلیا کے تجربہ کار بلے باز کو تماشائیوں سے بھرے وانکھیڑے اسٹیڈیم میں شدید گرمی کے درمیان سمیع اور سراج کی جوڑی کے سامنے پانی مانگتے ہوئے دیکھا گیا۔ تجربہ کار سمیع اور نوجوان سراج کی تیز گیندوں کے سامنے مہمان بلے باز شروع سے لے کر آخر تک بے چین نظر آئے۔ اوپنر مچل مارش (81) کے علاوہ کوئی اور بلے باز کریز پر زیادہ وقت نہیں گزار سکا۔ دوسری جانب کلدیپ یادو (48 رن پر ایک وکٹ)، رویندر جڈیجہ (46 رن پر دو وکٹ)، ہاردک پانڈیا (29 رن پر ایک وکٹ) نے کنگاروں کو جمنے کا موقع نہیں دیا، جس کے نتیجے میں پوری ٹیم 188 رن بنا کر آوٹ ہوگئی۔ ہندوستانی حملے کی دھار کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آسٹریلیا کے پانچ بلے باز اپنے ذاتی اسکور کو دوہرے ہندسے تک پہنچانے میں ناکام ثابت ہوئے۔ ایک طرف وکٹوں کے گرنے کے درمیان، مارش نے اپنی 65 گیندوں کی اننگز میں پانچ لمبے چھکے اور دس چوکے مارتے ہوئے جوش وخروش کا مظاہرہ کیا۔ ان کے علاوہ کپتان اسٹیون اسمتھ (22) اور جوس انگلس (26) نے ٹیم کے اسکور بورڈ کو تیز کرنے کی ناکام کوشش کی۔ ایک وقت میں آسٹریلیا 20 ویں اوور میں دو وکٹوں کے نقصان پر 129 رن کے بڑے اسکور کی جانب بڑھ رہا تھا لیکن مارش کے آوٹ ہوتے ہی وکٹ گرنا شروع ہوگئی جو سلسلہ پوری ٹیم کے پویلین پہنچنے تک جاری رہا۔

خواتین کی عالمی باکسنگ چیمپئن شپ جیسمین اور ششی اگلے راونڈ میں

نئی دہلی، 17 مارچ (ذرائع) 2022 دولت مشترکہ کھیلوں کی کانسہ کا تمغہ جیتنے والی جیسمین لمبوریا اور ششی چوپڑا نے جمعہ کو شاندار فتوحات کے ساتھ مہندرا آئی بی اے خواتین کی عالمی باکسنگ چیمپئن شپ کے اگلے راونڈ میں داخلہ حاصل کر لیا۔ ہندوستان کی سب سے کامیاب نوجوان باکسروں میں سے جیسمین نے اندرا گاندھی اسپورٹس کمپلیکس میں 60 کلوگرام راونڈ آف 32 باوٹ میں تنزانیہ کی نیامبیگا بیٹریس امبروز کے خلاف ریفری اسٹاپنگ دی کنٹیسٹس (اے ایس سی) کی جیت کے ساتھ اپنی مہم کا آغاز کیا۔ ہریانہ سے تعلق رکھنے والی 21 سالہ باکسر نے ارادے کے ساتھ فرنٹ فٹ پر شروعات کی اور پہلے راونڈ میں فاتح قرار دیے جانے سے پہلے صرف 12 سیکنڈ میں اپنے حریف کو رسیوں تک لے جانے کے لیے گھونسوں کی بوچھار کر دی۔ ٹورنامنٹ کی تیز ترین جیتوں میں سے ایک کے بعد، جیسمین کا اگلا مقابلہ تاجکستان کی سمادوا مجگونا سے ہوگا۔ دوسری طرف ششی نے بھی 63 کلوگرام زمرے میں کینیا کی موانگی تھیریسیا کو 5-0 سے شکست دی۔ ہندوستانی اپنے حریف کے لیے بہت مضبوط ثابت ہوئی۔

حیدرآباد میں آتشزدگی کا ایک اور بڑا واقعہ، شاستری پورم میں اسکراپ گودام جل کر خاکستر

جائے حادثہ کے قریب واقع تلنگانہ اقلیتی اقامتی کالج کے طلبہ کو قریبی فنکشن ہال منتقل کیا گیا، امتحانی مرکز بھی اثر انداز

حیدرآباد: 18 / مارچ (عصر حاضر نیوز) شہر حیدرآباد کے شاستری پورم علاقہ میں پلاسٹک کے گودام میں بڑے پیمانے پر آگ بھڑک اٹھی۔ آگ سے گودام میں رکھی دو ڈی سی ایم وینس جل کر مکمل طور پر خاکستر ہوگئیں۔ اس آگ کے نتیجہ میں مقامی افراد میں خوف کا ماحول دیکھا گیا جو اپنی جان بچانے کیلئے دوڑ پڑے۔ آگ کے ساتھ کثیف دھواں بھی کافی دور سے نظر آرہا تھا۔ آج صبح پیش آئے اس واقعہ کی وجہ معلوم نہ ہوسکی۔ اس واقعہ میں کسی کے جھلسنے یا پھر کسی کے جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے البتہ بڑے پیمانہ پر مالی نقصان ضرور ہوا ہے۔ آگ کے ساتھ ہی فائر بریگیڈ کے اہلکاروں کو اطلاع دی گئی جنہوں نے وہاں پہنچ کر آگ پر کافی جدوجہد کے بعد قابو پایا۔ پولیس اس واقعہ کی جانچ کر رہی ہے۔ اس واقعہ کے بعد ٹریفک پولیس کے ملازمین نے وہاں جمع ٹریفک کو باقاعدہ بنانے کا کام کیا۔ سکندرآباد کے سواپنالو کمپلیکس میں لگی آگ پر قابو پانے سے پہلے ہی حیدرآباد کے راجندر نگر کے شاستری پورم میں ایک اور آگ لگ گئی۔ حادثے کے باعث مقامی سکریپ کے گودام میں آگ بھڑک اٹھی۔ گودام میں بڑی مقدار میں پلاسٹک کا سامان تھا اور آگ بڑے پیمانے پر پھیل گئی۔ گھنے دھوئیں سے مقامی لوگ پریشان ہوگئے۔ مقامی لوگوں کی اطلاع پر فائر بریگیڈ کے عملے نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر آگ بجھانے کی 6 گاڑیوں کے ذریعہ آگ پر قابو پالیا۔ حادثے میں سکریپ کے لیے استعمال ہونے والی 2 ڈی سی ایم گاڑیاں جل گئیں۔ حادثہ حیدرآباد اولڈ ٹاون میر عالم فلٹر کے قریب پیش آیا۔ حکام نے ملحقہ تلنگانہ اقلیتی رہائشی جونیئر کالج کے طلباء کو قریبی فنکشن ہال میں منتقل کیا۔ اس کے علاوہ اس کالج میں آج جبکہ انٹرمیڈیٹ کا امتحان ہونا ہے، طلبہ کو اندر جانے نہیں دیا گیا۔ طلباء میں تشویش دیکھی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جمعرات کی رات سکندرآباد کے سواپنالوک کمپلیکس میں لگی آگ کتنی المناک ہے۔ اس حادثہ میں چھ لوگوں کی موت کے ساتھ ساتھ املاک کو بھی بھاری نقصان پہنچا۔ سی ایم کے سی آر نے متوفی سے تعزیت کی۔ وزیر اعلیٰ نے جاں بحق افراد کے لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کیا۔ جاں بحق افراد کے لواحقین کو ایک لاکھ روپے دیے جائیں گے۔ 5 لاکھ معاوضے کا اعلان کیا گیا۔ سی ایم کے سی آر نے وزراء کو زخمیوں کو بہتر علاج فراہم کرنے کا حکم دیا۔ وزراء تلاسانی سرینواس یادو اور محمود علی نے خود جا کر متاثرین اور ان کے اہل خانہ سے ملاقات کی جو گاندھی ہاسپٹل میں زیر علاج تھے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ حکومت متاثرین کی ہر ممکن مدد کرے گی۔ پولس نے حادثہ کے ذمہ داروں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ محکمہ فائر بریگیڈ کے ڈی جی ناگیریڈی کا ماننا ہے کہ سواپنالوک عمارت میں آگ لگنے کی اصل وجہ برقی شارٹ سرکٹ تھی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ عمارت میں آگ بجھانے کے آلات نصب کیے گئے تھے لیکن کچھ نہیں ہوا۔ کام کیا بتایا گیا کہ کال سینٹر میں موجود نوجوان کی موت گھنے دھوئیں کے باعث دم گھٹنے سے ہوئی۔ دوسری جانب مرکزی حکومت نے آگ متاثرین کے لیے معاوضے کا اعلان کیا ہے۔ حادثے میں مرنے والے چھ میں سے ہر ایک کے لیے روپے۔ وزیر اعظم مودی نے 2 لاکھ بطور معاوضہ دینے کا اعلان کیا تھا۔ پرگڈا نے مرنے والوں کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ زخمیوں کو 50 ہزار روپے دیے جائیں گے۔

جم سے گھر واپسی کے بعد دل کا دورہ، نوجوان کی موت

محبوب نگر: 18 مارچ (عصر حاضر نیوز) جم سے واپسی کے بعد دل کا دورہ پڑنے سے نوجوان کی موت ہوگئی۔ یہ واقعہ تلنگانہ کے محبوب نگر میں پیش آیا۔ ذرائع کے مطابق محبوب نگر ٹاون کے علاقہ رامیا باولی کے رہنے والے 23 سالہ ماجد حسین شعیب عرف جُنو روز کی طرح نیوٹاون علاقہ میں جم کے لئے گئے۔ رات 8 بجے وہ گھر واپس ہوئے اور تقریبا 11 بجے شب انہوں نے سینہ میں درد کی شکایت کی اور انہیں دل کا شدید دورہ پڑا جس کے نتیجہ میں وہ گر پڑے۔ ان کے ارکان خاندان نے انہیں فوری طور پر اسپتال منتقل کیا جہاں ڈاکٹرس نے ان کا معائنہ کرنے کے بعد انہیں مردہ قرار دیا۔ اس واقعہ کے سبب علاقہ میں غم کی لہر دوڑ گئی۔

کریم نگر میں کتوں کے حملہ میں 13 / سالہ لڑکی جاں بحق

کریم نگر: 18 مارچ (اسٹاف رپورٹر) کتوں کے حملے میں ایک اور لڑکی کی موت ہوگئی۔ حالیہ دنوں کے دوران تلنگانہ کے دارالحکومت حیدرآباد سمیت دیگر علاقوں میں بھی کتوں کے حملہ کے واقعات میں اضافہ درج کیا جا رہا ہے۔ تفصیلات کے مطابق کریم نگر ضلع کے مانا کنڈور منڈل کے پوچم پلی میں ایک ماہ قبل ایک 13 سالہ لڑکی کو کتے نے کاٹا تھا۔ اسے قریبی اسپتال لے جایا گیا جہاں پر ابتدائی طبی امداد کے بعد اس کو بہتر علاج کے لئے حیدرآباد منتقل کیا گیا جہاں علاج کے دوران اس کی موت ہوگئی۔ ریاست کے کئی اضلاع، قصبوں اور دیہاتوں میں سڑکوں پر آوارہ کتوں کی تعداد میں حالیہ دنوں کے دوران کافی اضافہ ہوگیا ہے۔ یہ کتے رات کو موٹر سائیکلوں کا پیچھا کرتے ہیں اور گاڑی سواروں کو دہشت زدہ کرتے ہیں۔ 19 فروری کو حیدرآباد کے عنبر پیٹ میں کتوں کے حملے میں ایک چار سالہ لڑکا ہلاک ہوگیا تھا، اس موقع پر حکام نے کتوں کو پکڑنے کے لیے چار دن تک مہم چلائی تاہم اس کے بعد کتوں کو پکڑنے کے لئے کوئی مناسب اقدامات نہیں کئے گئے۔

معاشی مسائل کا شکار ایک ہی خاندان کے تین افراد کی خودکشی

وجئے واڑہ: 18 مارچ (ذرائع) ایک ہی خاندان کے تین افراد نے معاشی مسائل پر زہر پی کر خودکشی کر لی۔ یہ واقعہ آندھرا پردیش کے وجئے واڑہ کے گولہ پوڑی میں پیش آیا۔ ان کی شناخت 58 سالہ کے راجیشوری، 35 سالہ ناگا پندرا اور 29 سالہ وینکٹ سائی موہنا سدھا کے طور پر کی گئی ہے۔ پولیس کے مطابق راجیشوری، اس کا بیٹا ناگا پندرا اور بہو سدھا گولہ پوڑی کے ایک اپارٹمنٹ میں مقیم تھے۔ یہ خاندان انٹرنیٹ اور فوٹو کاپی سنٹر چلایا کرتا تھا۔ پولیس نے اطلاع ملتے ہی وہاں پہنچ کر ضابطہ کی کارروائی کی اور لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا۔

مشہور فٹنس ٹرینر عبداللطیف کا انتقال

حیدرآباد: 18 / مارچ (عصر حاضر نیوز) جڑواں شہروں کے مشہور فٹنس ٹرینر محمد عبداللطیف جمعہ کو حیدرآباد میں انتقال کر گئے۔ وہ 55 سال کے تھے اور ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ، بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔ عبداللطیف بنگلورو میں آرمی سپلائی کور کے باڈی بلڈر تھے اور وہ ہندوستانی فوج سے نائیک کے عہدے پر ریٹائر ہوئے تھے۔ ان کے تربیت یافتہ افراد پیار سے انہیں لطیف صاحب پکارتے تھے، صحت کو برقرار رکھنے کے لیے کھلاڑیوں اور ہر عمر کے لوگوں کو تربیت دینے میں سخت طرز عمل کے لیے جانے جاتے تھے۔ وہ نیرڈ میٹ کراس میں ایک جم بھی چلاتے تھے جس کا نام انہی کے نام پر رکھا گیا تھا۔ وہ صحت پر ایک قابل مصنف تھے اور تلنگانہ ٹوڈے میں کالم نگار تھے۔ انہوں نے اچھی صحت کو برقرار رکھنے اور صحیح کھانا کھانے اور صحیح ورزش کرنے پر سینکڑوں مضامین لکھے تھے۔ لطیف نے سینے میں بے چینی کی شکایت کی اور اسے قریبی اسپتال لے جایا گیا جہاں انہیں مردہ قرار دے دیا گیا۔ ان کی آخری رسومات ضلع میدک کے تو پران کے قریب خواجہ پور گاؤں میں ہوگی۔

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

اپنے ہی بیٹے کی ولدیت پر شک کرنے والے باپ کی ممبئی ہائی کورٹ میں درخواست

بچہ کی پیدائش سے متعلق بلا جواز سوال نہ اٹھانے کی ہدایت دیتے ہوئے عدالت نے عرضی کو مسترد کر دیا

ممبئی ہائی کورٹ نے ایک نوعمر بچے کے والد کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے جس میں انھوں نے اپنے بیٹے کی ولدیت پر شک کرتے ہوئے اس کا ڈی این اے ٹیسٹ کرانے کی درخواست کی تھی۔ عدالت عالیہ نے اپنے حکم میں کہا ہے کہ بچوں کو یہ حق ہے کہ کسی عدالت میں ان کی پیدائش سے متعلق بلا جواز سوال نہ اٹھایا جائے۔ یہ معاملہ اس وقت شروع ہوا جب چند برس قبل والد سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ بچے کی سکول فیس اور دوسرے خرچوں کے لیے پانچ ہزار روپیہ ماہانہ ادا کریں۔ بچے کے ماں باپ طلاق لے چکے ہیں اور بچہ ماں کے پاس رہتا ہے۔ والد نے یہ مطالبہ یہ کہہ کر مسترد کر دیا تھا کہ وہ بچے کا بائیولیجکل بیٹا نہیں ہے۔ یہ معاملہ عدالت میں پہنچا اور ایک جوڈیشیل مجسٹریٹ نے یہ حکم دیا کہ بچے کا ناگپور کی ایک لیباریٹری میں ڈی این اے ٹیسٹ کرایا جائے تاکہ اس کی ولدیت کی تصدیق ہو سکے۔ لیکن دو برس قبل خطے کی سیشن عدالت نے اس حکم کو کالعدم قرار دے دیا تھا اور اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ بچے کو اپنی ولدیت ثابت کرنے کے لیے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ بچے کے باپ نے اس فیصلے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ 52 سالہ درخواست گزار اور بچے کی ماں کی ملاقات ایک فرم میں ملازمت کے دوران ہوئی تھی اور دونوں نے اپریل 2006 میں شادی کر لی تھی۔ ایک سال بعد 2007 میں ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا لیکن کچھ عرصے بعد دونوں میں طلاق ہوگئی۔ ہائی کورٹ کے جج جسٹس سنپ نے باپ کی بچے کا ڈی این کرانے کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے اپنے فیصلے میں کہا کہ 'اس طرح کے معاملات میں بچے کے مفاد اور اس طرح کے ٹیسٹ سے بچے کے مستقبل پر پڑنے والے ممکنہ مضر اثرات کو ہمیشہ ملحوظ نظر رکھا جانا چاہیے۔' جسٹس سنپ نے مزید کہا کہ بچے کو اپنی پیدائش سے پہلے کے حالات پر نہ کوئی اختیار تھا نہ اس میں اس کا کوئی کردار ہے۔ 'ان حالات میں اگر بچے کی ولدیت کے تعین کے لیے ڈی این ٹسٹ کیا جائے اور اگر ٹیسٹ کے نتیجے سے یہ معلوم ہو کہ اس کا باپ کوئی اور ہے تو اس ٹیسٹ کا اس بچے کے ذہن پر تباہ کن اثرات مرتب ہوں گے اور اس کی زندگی بری طرح متاثر ہو گی۔ اس کے سامنے یہ بھی ایک مسئلہ ہوگا کہ وہ اپنے حقیقی باپ کو تلاش کرے۔' انھوں نے کہا کہ اس نوعیت کے معاملات میں انتہائی شاذ و نادر قسم کے معاملے میں ڈی این اے ٹیسٹ کی اجازت دی جانی چاہیے۔ گزشتہ مہینے سپریم کورٹ نے بھی بچے کے ڈی این اے ٹیسٹ کے ایک مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے کہا تھا کہ ازدواجی اختلافات کے معاملوں میں نابالغ بچوں کا ڈی این اے ٹیسٹ کرنے کا حکم صرف شاذ و نادر معاملات میں ہی دیا جانا چاہیے۔ 'صرف اس بنیاد پر کہ والدین میں سے کسی ایک نے بچے کی ولدیت کے بارے میں سوال اٹھائے ہیں عدالت کو اس تنازع کے حل کے لیے ڈی این اے ٹیسٹ یا اس طرح کا کوئی اور ٹیسٹ کرانے کا حکم نہیں دینا چاہیے۔ اس حالت میں عدالت کو دونوں فریقوں کو یہ ہدایت کرنی چاہیے کہ وہ حقیقی ولدیت کو ثابت کرنے یا اسے غلط ثابت کرنے کے لیے ثبوت پیش کریں۔ اگر ان ثبوتوں کی بنیاد پر عدالت اس تنازعہ کو حل نہیں کر پاتی اور یہ معاملہ ڈی این اے ٹیسٹ کے بغیر حل نہیں کیا جاسکتا تو پھر وہ ٹیسٹ کی اجازت دے سکتی ہے۔'

عمران خان حادثہ میں بال بال بچ گئے

پیشی کے لیے جا رہے قافلے کی گاڑیاں آپس میں ٹکرائیں

اسلام آباد: 18 مارچ (ذرائع) پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان آج لاہور سے اسلام آباد پیشی کے لیے جا رہے تھے جب ایک شدید حادثہ پیش آیا۔ اس حادثہ میں وہ بال بال بچ گئے۔ دراصل لاہور سے اسلام آباد کے لیے جب عمران خان گاڑی سے نکلے تو ان کے ساتھ کچھ دیگر گاڑیاں بھی قافلے کے ساتھ چل رہی تھیں۔ اچانک کچھ گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں اور یہ ٹکر اتنی شدید تھی کہ ایک کار تو پوری طرح سے پلٹ گئی۔ اچھی بات یہ رہی کہ جن دو گاڑیوں میں شدید ٹکر ہوئی ان میں عمران خان موجود نہیں تھے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق عمران خان محفوظ ہیں اور ان کی گاڑی کو بھی کوئی نقصان نہیں ہوا ہے۔ اس حادثہ کی کچھ تصویریں سامنے آئی ہیں جسے دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ گاڑیوں کی ٹکر بہت شدید تھی۔ قافلے کی گاڑیاں ٹکرانے کی کچھ ویڈیوز بھی سامنے آئی ہیں۔ ویڈیوز میں ایک گاڑی کو پوری طرح سے پلٹتے ہوئے صاف دیکھا جاسکتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ عمران خان توشہ خانہ معاملے میں پیشی کے لیے لاہور سے اسلام آباد جا رہے تھے جب یہ حادثہ ہوا۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق زخمیوں کو قریبی اسپتال میں علاج کے لیے داخل کرایا گیا ہے اور عمران خان کا قافلہ اسلام آباد کی طرف روانہ ہوگیا ہے۔

'طواف میں تعطل پیدا کیے بغیر 20 منٹ میں صحن مطاف کی صفائی'

مکہ مکرمہ: 18 مارچ (ذرائع) صدارت عامہ برائے امور حرمین شریفین انسانی صلاحیتوں اور تکنیکی آلات کے ذریعے مسجد الحرام میں طہارت کے معیار بہتر بنانے کے لیے سرگرم ہے۔ مسجد الحرام میں صفائی ستھرائی کی ذمہ داری طہارت اور قالین شعبے کو دی گئی ہے جو چمڑے کے وائپرز، برش، تولیے، دھونے کے سامان اور جدید مشینری کا استعمال کرتے ہوئے جگہوں کو صاف کرنے؛ فرشوں اور داخلی راستوں کی صفائی کو یقینی بنانے، صحنوں اور راہ داریوں کو دھونے اور پانی کی نکاسی کے راستوں کی صفائی کو یقینی بنا رہی ہے۔ مسجد الحرام کے محکمہ طہارت و قالین کے ڈائریکٹر جابر بن احمد الودعانی نے کہا کہ صفائی کام کا نظام تکنیکی اور تیز رفتار طریقے سے انجام پاتا ہے جس سے حجاج کی نقل و حرکت میں کوئی رکاوٹ نہیں آتی ہے۔ پورے صحن مطاف کو صاف کرنے میں تقریباً 20 منٹ کے وقت کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ صحن مطاف کی صفائی کا آغاز حجر اسود سے ہوتا ہے۔ اسے دھونے کے لیے خصوصی آلات اور صفائی کا مواد استعمال کیا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صفائی کے آلات اور سامان کو استعمال کرنے کے بعد اسے خانہ کعبہ کے قرب و جوار میں اس کی مختص جگہ پر رکھا جاتا ہے۔ صحن مطاف کو دھونے کے بعد اسے خشک کیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس پر پرفیوم کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے۔ الودعانی نے مزید کہا کہ صحن مطاف اور مسجد الحرام کی صفائی ستھرائی کا کام صدارت عامہ برائے امور حرمین شریفین کے جنرل صدر الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز السدیس کی ہدایت کے مطابق انجام دیا جاتا ہے۔

بے پردہ خواتین مردوں کو چوری کر رہیں: ایرانی رکن پارلیمان کے بیان پر نیا تنازعہ

تہران: 18 مارچ (ایجنسیز) ستمبر کے وسط میں ایرانیوں میں نوجوان خاتون مہسا امینی کی موت کے بعد سے "عورت، زندگی، آزادی" کے عنوان سے مظاہرے جاری ہیں۔ احتجاج کی اس لہر کے دوران ایک رکن پارلیمنٹ نے بیان دے کر تنازع کو مزید بھڑکا دیا ہے۔ رکن پارلیمان حسین جلالی نے خواتین پر زبردستی حجاب مسلط کرنے کا دفاع کیا اور کہا کہ بے پردہ خواتین مردوں کو گھر والوں سے چوری کر رہی ہیں۔ بے پردگی سے خاندانی ڈھانچہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ہمیں یہ مسائل لوگوں کے سامنے پیش کرنا ہوں گے۔ واضح رہے ایران میں چھ ماہ سے زیادہ عرصہ سے خواتین پر لازمی پردہ کے خلاف احتجاجی مظاہرے کیے جا رہے ہیں۔ ویب سائٹ "ایران انٹرنیشنل" نیٹ ورک کے مطابق حسین جلالی نے یہ بھی کہا ہے کہ جو ایرانی خواتین حجاب نہیں پہنتیں وہ صحت اور جنسی حفاظت کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ اس بیان نے حسین جلالی کے خلاف مواصلاتی ویب سائٹس پر شدید تنقید شروع کرا دی ہے۔ خاص طور پر اس وقت جب ملک میں مہینوں سے احتجاجی مظاہرے شروع ہیں اور ان مظاہروں میں "عورت، زندگی، آزادی" کا نعرہ بلند کیا جا رہا ہے۔ مظاہرین حکومت کو عورتوں پر مظالم ڈھانے اور ان کی زندگیوں کو کنٹرول کرنے کی پالیسیاں اپنانے پر تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ خیال رہے مہسا امینی کو اخلاقی پولیس نے درست طور پر حجاب نہ پہننے پر گرفتار کیا تھا مہسا امینی کی 16 ستمبر کو پولیس کی حراست میں ہی موت ہوگئی تھی جس کے بعد ملک بھر میں لوگوں نے مظاہرے شروع کر دیے تھے۔ ایران میں 1979 کے اسلامی انقلاب کے بعد پہلی مرتبہ حکومت کو اس قدر بڑے چیلنج کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ایرانی حکام نے ان مظاہروں کو تشدد کے ذریعہ کنٹرول کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہینگاو اور ایمنسٹی انٹرنیشنل سمیت کئی انسانی حقوق کی تنظیموں نے اندازہ لگایا ہے کہ ان مظاہروں کے دوران سینکڑوں افراد کو مار دیا گیا اور ہزاروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سینکڑوں افراد زخمی ہو گئے ہیں جن میں لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ تاہم بہت سی نوجوان خواتین نے اب تک ہمت نہیں ہاری اور تہران کی کچھ سڑکوں اور میٹرو اسٹیشنوں پر اب بھی بالواسطہ روزانہ "بغاوت" دیکھنے میں آ رہی ہے۔

سعودی عرب؛ سوشل میڈیا پر نماز نشر کرنے پر پابندی، لاؤڈ اسپیکر پر صرف اذان اور اقامت کی اجازت

ریاض: 18 مارچ (ایجنسیز) سعودی عرب کی وزارت اسلامی امور کے ترجمان عبداللہ العنزی نے کہا ہے کہ وزارت نے سوشل میڈیا پر نماز اور جمعہ خطبات نشر کرنے پر پابندی عاید کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رمضان کے مہینے میں بیرونی لاؤڈ اسپیکر صرف اذان اور اقامت کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔ 'الاخباریہ' چینل کے ساتھ ٹیلی فون پر انٹرویو میں سعودی مذہبی امور کے ترجمان نے وضاحت کی سوشل میڈیا کی اپنی اہمیت ہے مگر اس پر جو کچھ نشر کیا جاتا ہے مواد پر پلیٹ فارم کو کنٹرول نہیں ہوسکتا۔ اس طرح بعض اوقات سوشل میڈیا پر پوسٹ کردہ مواد اسلام کی دعوت اور مساجد کے پیغام کو نقصان پہنچاتا ہے۔ العنزی نے مزید کہا کہ وزارت مذہبی امور نے سوشل میڈیا کے ذریعے نشریات پر پابندی لگا دی ہے، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ کوئی بھی ایسا مواد جو غلط ہو اور اللہ تعالیٰ کی دعوت کو نقصان پہنچا سکتا ہو اس سے بچا جا سکے۔ العنزی نے کہا کہ رمضان کے مہینے میں بیرونی لاؤڈ سپیکر کے استعمال کے بارے میں افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں۔ حکومت کی طرف سے مساجد کے بیرونی لاؤڈ اسپیکروں کو صرف اذان اور اقامت کے لیے استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

اپنے قیام کے 73 برس مکمل کر لینے والا ادارہ مکتبہ جامعہ اب بستر مرگ پر آخری سانسیں لے رہا ہے!

کئی ماہ سے ملازمین کو تنخواہ نہیں ملی، کیا مکتبہ جامعہ کو بند کرنے کی سازش تو نہیں کی جا رہی ہے؟

دہلی: 18 مارچ (عصر حاضر نیوز) دہلی میں مکتبہ جامعہ کا قیام سنہ 1949 میں عمل میں آیا تھا اس کے بعد سے آج تک تمام نشیب و فراز سے گزرتے ہوئے مکتبہ جامعہ اپنے قیام کے 73 برس مکمل کر چکا ہے لیکن اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید یہ ادارہ بستر مرگ پر ہے اور اپنی آخری سانسیں لے رہا ہے، قوم کا یہ عظیم ادارہ مکتبہ جامعہ جس کا پوری دنیا میں نام تھا آج اپنی بے بسی اور بے کسی کے عالم میں ہے۔ ملازمین میں کسی کی 19 ماہ تو کسی کی 17 ماہ کی تنخواہیں باقی ہیں۔ اس پورے معاملے سے متعلق نمائندہ ای ٹی وی بھارت نے علی خسرو زیدی سے بات کی جو دارالحکومت دہلی کے اردو بازار میں واقع مکتبہ جامعہ میں گزشتہ 1978 سے اس ادارے میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ 2014 میں ریٹائرڈ ہو چکے ہیں لیکن اس وقت کے مکتبہ جامعہ کے ڈائریکٹر کے کہنے پر تب سے اپنی خدمات اسی طرح مسلسل انجام دے رہا ہوں مجھے گزشتہ 9 ماہ سے کوئی تنخواہ نہیں ملی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے پاس پیسہ ہے لیکن وہ مکتبہ جامعہ کے غلے سے پیسہ نہیں لے سکتے اور اعلی عہدیداران انہیں تنخواہ نہیں دے رہے ایسے میں ہم اپنا اور اپنے اہل خانہ کا گزارہ کیسے کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ کوئی یہ تک پوچھنے کے لیے نہیں ہے کہ ہم زندگی کیسے گزار رہے ہیں ہماری حالت اتنی خستہ ہے کہ بس اللہ ہی گزارا کرا رہا ہے کیونکہ اسی نے رزق کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ جب ان سے معلوم کیا گیا کہ کیا وجہ ہے جو ملازمین کو تنخواہیں ادا نہیں کی گئی تو علی خسرو زیدی نے بتایا کہ ذمہ داران کا کہنا ہے کہ ان کے پاس تنخواہیں دینے کے لیے پیسہ نہیں ہے اطلاعات یہ بھی موصول ہوئی تھی کہ مکتبہ جامعہ کے ڈائریکٹر شہزاد انجم اپنے عہدے سے سبکدوش ہو چکے ہیں اس لیے وہ تنخواہ پر دستخط نہیں کرتے لیکن ڈائریکٹر کی جانب سے گذشتہ ماہ میں ہی ایک نوٹس تمام ملازمین کو جاری کیا گیا تھا کہ سبھی ملازمین اپنا کام پوری ذمہ داری سے ادا کرتے رہیں لیکن اگر ان سے تنخواہ کا سوال کیا جاتا ہے تو وہ اپنے عہدے پر ہونے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اسی سے متعلق ای ٹی وی بھارت کے نمائندے نے جب مکتبہ جامعہ کے ڈائریکٹر شہزاد انجم سے فون پر بات کی تو انہوں نے بتایا کہ ایڈمنسٹریشن کی کئی وجوہات کی وجہ سے یہ تنخواہیں جاری نہیں کی گئی ہے اس معاملے میں تفصیل سے بات کرنے کے لیے انہوں نے آئیندہ ملنے کی بات کہی ہے۔ واضح رہے کہ مکتبہ جامعہ کی ملک گیر پیمانے پر 4 شاخیں ہیں جن میں دو (اوکھلا اور جامع مسجد) دہلی میں ایک ممبئی میں اور ایک علیگڑھ میں موجود ہیں جس میں تقریبا 20 ملازمین ہیں۔

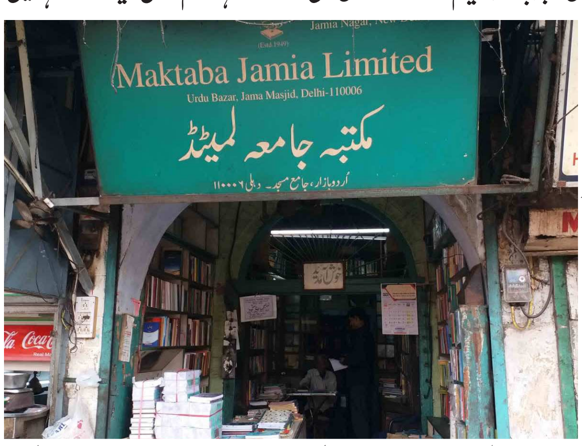

شہروں کے نام تبدیل کرنے کا جنون

اورنگ آباد اور عثمان آباد بھی اب اپنے تاریخی ناموں سے محروم

شاہجہاں مخدوم ممبئی

پچھلے دنوں سپریم کورٹ نے غیر ملکی حکمرانوں کی جانب سے رکھے گئے تاریخی مقامات کے ناموں کو تبدیل کرنے کے لیے ایک آزاد کمیشن کی تقرری کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ ملک کی تاریخی چیزوں کو موجودہ اور آنے والی نسلوں پر مسلط نہیں کیا جا سکتا۔ ملک کو تاریخی پیچ وخم میں نہ الجھایا جائے۔ سپریم کورٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ ملک میں ہر وقت آگ لگانا چاہتے ہیں؟ سپریم کورٹ نے بی جے پی کی عرضی گزار لیڈر اشونی اپادھیائے کی اس درخواست کو جس میں اس نے ملک میں تاریخی مقامات پر مغل حکمرانوں کے ناموں کو تبدیل کرنے کے لیے آزاد کمیشن بنانے کی درخواست کی تھی، مسترد کرتے ہوئے ریمارک کیا کہ ”ثقافتی عظمت کو مجروح نہ کیا جائے“۔

جسٹس بی وی ننگر تھانہ نے درخواست گزاروں کی سرزنش کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ”جو کچھ بھی بھارت میں ہے وہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ کیا آپ حملوں کی تاریخ کو مٹا سکتے ہیں؟ ہم کئی بار غیر ملکی حملوں کا نشانہ بن چکے ہیں، تو کیا ہماری تاریخ میں رونما ہونے والے واقعات کو مٹانا ضروری ہو گیا ہے؟ اس کے علاوہ کیا بھارت میں کوئی دوسرا مسئلہ ہے ہی نہیں؟“

مہاراشٹر کے تین اضلاع اورنگ آباد، عثمان آباد اور احمد نگر کے نام اور سانگلی کے تعلقہ اسلام پور کا نام مسلم کمیونٹی سے متعلق ہے۔ تینوں اضلاع کے ناموں کو تبدیل کرنے کا مطالبہ گزشتہ کئی سالوں سے کیا جا رہا تھا۔ چنانچہ اول الذکر دو اضلاع کے نام اب تبدیل کر دیے گئے ہیں۔ ریاستی حکومت نے اورنگ آباد کا نام چھترپتی سمبھاجی نگر اور عثمان آباد کا نام دھاراشیو رکھنے کی تجویز منظوری کے لیے مرکز بھیجی تھی جو بآسانی منظور کر لی گئی ہے۔

اورنگ آباد اور عثمان آباد کا نام بدلنے کے بعد ریاست بھر میں بی جے پی اور شیوسینا کے لیڈروں اور کارکنوں میں کچھ زیادہ ہی جوش و خروش نظر آ رہا ہے۔ دوسری طرف اے آئی ایم آئی ایم اورنگ آباد کے رکن پارلیمان امتیاز جلیل نے اورنگ آباد کا نام تبدیل کرنے کی مخالفت کرتے ہوئے بی جے پی سے بھی نام بدلنے والے اقدام کی مخالفت کرنے کی اپیل کی ہے۔ اور انہوں نے اپنا احتجاج درج کرواتے ہوئے ریلے ہڑتال (Relay Strike) بھی شروع کیا ہے تاکہ مرکزی حکومت کی جانب سے جو منظوری آئی ہے اس پر نظرثانی کی جائے اور اس طرح ناموں کی تبدیلی کا مسئلہ ختم کر دیا جائے حالانکہ اس سے قبل عثمان آباد کے نام کی تبدیلی کے دوران بھی جب عوام نے پرزور طریقے سے باقاعدہ تحریک کے تحت قانونی کاروائی کی تھی تو اس وقت تبدیلی پر روک لگائی گئی تھی اگر اس مرتبہ بھی اے آئی ایم آئی ایم یا کسی اور بااثر تنظیم کی جانب سے مناسب اور صحیح قانونی کاروائی کی جائے تو عین ممکن ہے کہ تاریخ پھر سے دہرائی جائے۔

صوبہ مہاراشٹر میں دو مقامات ایسے ہیں جن کے نام تبدیل کرنے کی تحریک گزشتہ 25 تا 30 سالوں سے چل رہی ہے۔ ان میں ایک ضلع عثمان آباد اور دوسرا ضلع اورنگ آباد ہے۔ مومن آباد کے نام سے ایک تحصیل تھی جس کا نام تبدیل کر کے امباجوگائی رکھ دیا گیا مگر یہ پرانی بات ہے۔ 70 کی دہائی میں اس وقت کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی تھی۔ مگر ان دو ناموں کی تبدیلی کی مخالفت میں مسلمانوں نے انتہائی کوشش کی جس کی وجہ سے یہ معاملہ عدالت میں ہی رہا۔ وہاں سے اسٹے (Stay) حاصل کرنے میں اورنگ آباد اور عثمان آباد کے لوگ کامیاب ہو گئے۔ اُسی سینا اور بی جے پی کی حکومت میں البتہ بمبئی کے نام کو تبدیل کر کے ممبئی کر دیا گیا مگر چونکہ حکومت کے اس فیصلے کو کسی نے چیلنج نہیں کیا تھا اس لیے معاملہ عدالت تک پہنچا ہی نہیں۔ برخلاف اس کے اورنگ آباد اور عثمان آباد سے یہاں کے مسلمانوں کا جذباتی لگاؤ ہے اس لیے پوری طاقت کے ساتھ اس کی مخالفت کی گئی اور بالآخر عدالت سے رجوع کر کے مضبوط دلائل کے ساتھ پیروی بھی کی گئی۔ اس لیے عدالت نے ایک سال پہلے اورنگ آباد کے نام کو تبدیل کرنے پر روک لگائی اور ایک سال کی مسلسل کوششوں کے بعد بالآخر عثمان آباد کے نام کی تبدیلی پر بھی روک لگا دی گئی۔ اس وقت کی حکومت کے پاس اس مقدمے کو آگے بڑھانے کے لیے مضبوط دلائل نہیں تھے اس لیے اس نے آگے کی کاروائی نہیں کی تھی۔

موجودہ ناموں کی تبدیلی قدرے متضاد معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس نے ایک سیاسی گروہ کے طویل ایجنڈے کو پٹری سے اتار دیا ہے۔ جن شہروں اور دیہاتوں کے ناموں کو تبدیل کیا گیا ہے وہ خاص طور پر غیر ہندو اور خصوصاً مغل یا مسلم ناموں سے رکھے ہوئے ہیں۔ آئین کے مطابق شہروں کے نام بدلنا ریاستی مقننہ کے سپرد ایک کام ہے جو کہ اکثریت کے جذبات کا لحاظ رکھتے ہوئے لیکن اقلیتوں کی نسل یا عقیدے کو ٹھیس پہنچائے بغیر انجام دیا جانا چاہیے۔ 1953 میں مرکزی حکومت نے شہروں کے ناموں کی تبدیلی کے لیے کچھ گائیڈ لائنس طے کیا تھا جس کے مطابق اب تک یعنی 1953 تک جو نام تبدیل ہو گئے سو ہو گئے۔ آئندہ کسی شہر کا نام تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ الا یہ کہ تبدیلی کی وجوہات بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہوں یا ان کے پیچھے کوئی تاریخی جواز ہو تو صرف اسی صورت میں نام تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔ عثمان آباد کے نام کی تبدیلی کی مخالفت میں جو تحریک شروع کی گئی تھی اس کے ذمہ داروں نے انہیں گائیڈ لائنس کا سہارا لیا تھا نیز ساتھ میں کچھ ایسی دستاویز بھی پیش کی گئی تھیں جن کا علم خود اس وقت کے بعض متعلقہ سرکاری اہلکاروں کو بھی نہیں تھا۔

ہمارے اس وسیع اور متنوع اور دنیا کے سب سے بڑے جمہوری ملک میں جہاں مختلف قوموں کے لوگ، متعدد تہذیبیں، ثقافتیں اور کئی مذاہب کے ماننے والے ایک ساتھ رہتے ہیں بہت کچھ تعمیری کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ملک کو غربت، بے روزگاری، خواتین کے تحفظ اور ان کے حقوق جیسے کئی مسائل کا سامنا ہے اور مسائل کی یہ فہرست لامتناہی ہے۔ لہٰذا ان حالات میں شہروں اور ریاستوں کے نام تبدیل کرنا اپنے قیمتی وقت اور محنت کے ضیاع کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے بلکہ الٹا اس سے کچھ مذہبی جذبات مجروح ہو سکتے ہیں، تناؤ اور کشیدگی کی فضا پیدا ہو سکتی ہے جس سے دنیا بھر میں ملک کی بدنامی کے واضح امکانات موجود ہیں۔ جب یہاں کرنے کو بہت کچھ ہے تو ان غیر ضروری کاموں میں یہ سارا وقت کیوں ضائع کیا جائے؟ ہر حکومت کو خواہ وہ مرکزی ہو یا مقامی، صرف ان کاموں پر توجہ دینی چاہیے جس سے عوام کا فائدہ ہو اور ملک مضبوط ہو۔

ماضی کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کی تبدیلیاں منظم سازشوں کے نتیجے میں ہوئی ہیں۔ اور وطن عزیز بھارت میں آج کل جو کچھ ہو رہا ہے اس کو تو بالکل بھی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے بلکہ ان اقدامات کو مسلمانوں کے وجود اور ان کے ہر نشان کو مٹانے کے عمل کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ کیونکہ یہ سب کچھ ایک خالص ہندو استھان بنانے کے لیے کیا جا رہا ہے۔

ناموں کی تبدیلی کوئی معمولی سطح کی دشمنی نہیں ہے اس لیے اس تبدیلی کے خلاف سپریم کورٹ کی درج بالا رائے پر عمل کرنا چاہیے، زیادہ سے زیادہ ناموں کو بحال کرنے کے لیے کوشش کرنا چاہیے اور جن شہروں یا مقامات کے نام بین الاقوامی سطح پر تبدیل کیے جا رہے ہیں، ان کے بھی اصلی ناموں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ اورنگ آباد، عثمان آباد، مغل سرائے اور الہ آباد کے مسلمان سلاطین کی روشن تاریخ اور ثقافتی کارناموں کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے ذہنوں میں لایا جانا چاہیے۔ اور ماہرین تعلیم و دیگر رہنماؤں کو عوام کے روبرو یہ واضح کر دینا چاہیے کہ اس قسم کی تبدیلی ایک بیماری ہے، کمتری کی وبائی نفسیات ہے۔ جو لوگ کمتر نظریات رکھتے ہیں وہ اپنی تاریخ خود بنانے کے قابل نہیں ہوتے ہیں اس لیے وہ دوسروں کی تاریخ چوری کرنے لگ جاتے ہیں اور تاریخ سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں۔ سڑکوں، عمارتوں اور کتابوں سے نفرت کرتے ہیں، اپنی شکست سے دلبرداشتہ رہتے ہیں اور حقائق کو بدلنے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہتے ہیں۔

یاد رہے کہ عوامی مقامات کا نام تبدیل کرنا ایک پیچیدہ عمل ہے۔ کسی بھی شہر کا نام تبدیل کرنے کے لیے متعلقہ ریاستی کابینہ فیصلہ لیتی ہے۔ اس کے لیے ریاستی مقننہ ایک قرارداد پاس کر کے مرکز کو بھیجتی ہے۔ اس کے بعد مرکزی کابینہ فیصلہ کرتی ہے کہ آیا آئینی ترمیمی بل کو پاس کیا جائے یا مسترد کر دیا جائے۔ کیونکہ اس کے لیے آئین ہند کے شیڈول نمبر ایک میں ترمیم کی ضرورت پڑتی ہے۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے بل کو منظور کروانے کے لیے اسے اکثریت سے پاس کرانا بھی لازمی ہوتا ہے۔ اسی طرح کسی شہر یا ریاست کا نام تبدیل کرنے میں بہت زیادہ رقم بھی خرچ ہوتی ہے۔ کسی بھی شہر یا ریاست کے احاطے اور اس کی عالمی شناخت کے لحاظ سے صرف نام تبدیل کرنے کا جملہ خرچ تقریباً دو سو سے پانچ سو کروڑ روپے یا اس سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔ یہ رقم روڈ بورڈنگ سسٹم، ہائی وے کے نشانات، مختلف نقشے، ریاستی سرکاری اسٹیشنری اور میونسپل انتظامیہ کو نئے نام کے مطابق اپ ڈیٹ کرنے پر خرچ کی جاتی ہے۔ شہر یا ریاست میں دکانیں، کاروبار اور کارپوریٹ گھرانے بھی نام کی تبدیلی کا مشاہدہ کرنے کے لیے اسی طرح کی مشق کرتے رہتے ہیں۔

وزارت داخلہ کے پاس اس سلسلے میں کئی رہنما خطوط بھی ہیں، جن میں سڑکوں کے نام تبدیل کرنے کے خلاف باقاعدہ انتباہ دیا گیا ہے کیونکہ یہ اقدام ڈاک خانوں اور عوام کے لیے الجھن کا باعث بنتا ہے اور لوگوں کو حقیقی تاریخ سے بھی محروم کرتا ہے۔

وطن عزیز بھارت میں شہروں کے ناموں کی تبدیلی سال 2014 کے بعد سے ایک مسلسل عمل بن گیا ہے کیونکہ مرکزی حکومت نے ملک کے پچیس سے زائد شہروں کے نام بدلنے کی منظوری دی ہے۔ مثال کے طور پر الہ آباد کا نام بدل کر پریاگ راج رکھا گیا، اتر پردیش کے مشہور مغل سرائے ریلوے اسٹیشن کا نام بدل کر دین دیال اپادھیائے (DDU) رکھا گیا اور دنیا کے سب سے بڑے کرکٹ اسٹیڈیم موتیرا اسٹیڈیم کا نام بدل کر نریندر مودی اسٹیڈیم رکھ دیا گیا۔

مسئلہ اورنگ آباد

شیوسینا کے قیام کے بعد جب اس نے پہلی مرتبہ ممبئی بلدیہ انتخابات میں فتح حاصل کی تھی تو اس کی سیاسی طاقت میں اضافہ ہوا تھا۔ اس وقت شیوسینا کے سربراہ بالا صاحب ٹھاکرے ممبئی سے نکلے تو سب سے پہلے اورنگ آباد پہنچے۔ وہاں کے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لیتے ہوئے انہوں نے اورنگ آباد کا نام بدل کر سمبھاجی نگر کرنے کی تحریک شروع کی اور اس تحریک میں عثمان آباد کو بھی شامل کیا۔ 1995 میں جب شیوسینا اور بی جے پی نے مہاراشٹر کے اسمبلی انتخابات میں کامیابی حاصل کی تو قانونی مقدمہ شروع ہوا۔ ۱۹۹۹ میں حکومت کی جانب سے عوام سے اسی مسئلے پر اپنی تجاویز اور مشورے دینے کے لیے نوٹیفکیشن جاری کیا۔ اسی نوٹیفکیشن کو عثمان آباد کی 'تبدیلی نام مخالف تحریک' نے ممبئی ہائی کورٹ کی اورنگ آباد بنچ میں مقدمہ داخل کیا۔ تبدیلی نام مخالف تحریک کے صدر عبدالرشید قاضی صاحب تھے جو اس وقت مراٹھواڑہ وقف کمیٹی کے چیرمین بھی تھے۔ دیگر اراکین میں شیخ مسعود، مہرالدین قاضی، سرفراز احمد صدیقی تھے۔ کمیٹی کے صدر عبدالرشید صاحب کے بشمول شیخ مسعود صاحب کے علاوہ باقی تین ارکان اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ کمیٹی کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن (writ petition) کے علاوہ ایک اور مقامی سیاسی کارکن خلیل احمد نے بھی ایک علیحدہ پٹیشن داخل کی۔ مقدمہ کی سماعت کے دوران حکومت مہاراشٹرا کی طرف سے یہ کہا گیا کہ ہم نے صرف نام تبدیل کرنے کے لیے عوام سے ان کی تجاویز اور مشورے طلب کیے ہیں نام تبدیل نہیں کیا ہے۔ اس پر عدالت نے یہ حکم جاری کیا کہ اگر مستقبل میں نام تبدیل کرنا طے ہو جائے تو اس فیصلہ کے نفاذ کے دس دن بعد تک کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی تاکہ فریق مخالف کو عدالت سے رجوع کرنے کا موقع ملے۔ یہ ۱۹۹۹ کی بات ہے۔ اس سے پہلے ۱۹۹۸ میں اس وقت کے مہاراشٹرا کے وزیر علیٰ منوہر جوشی نے تبدیلی نام کی مخالفت میں ۴۳۰۰۰ اعتراضات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے مہاراشٹرا کی کابینہ میں قرارداد پاس کر کے نام کی تبدیلی کا اعلان کر دیا تو فوراً ہی تبدیلی نام مخالف تحریک نے عدالت سے رجوع کر کے پٹیشن داخل کر دی تھی جس کے نتیجے میں کابینہ کے فیصلے کے نفاذ پر اسٹے لگا دیا گیا تھا۔ قانونی اور عدالتی کارروائیوں کا یہ سلسلہ چلتا رہا۔ اسی درمیان ۲۰۰۰ میں مہاراشٹرا اسمبلی کے انتخابات ہوئے اور سینا بی جے پی کی حکومت کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ ریاست میں انڈین نیشنل کانگریس اور راشٹروادی نیشنلسٹ پارٹی کی حکومت قائم ہو گئی۔ اس حکومت نے اورنگ آباد اور عثمان آباد کے ناموں کی تبدیلی سے متعلق کابینہ کی قرارداد کو رد کر دیا۔ اس سلسلہ میں ممبئی ہائی کورٹ میں باضابطہ حلف داخل کیا گیا۔ عدالت نے اس فیصلے کو منظوری دیتے ہوئے موجودہ ناموں کو برقرار رکھا۔

چند سالوں تک یہ مسئلہ دبا رہا لیکن 2005، 2010 اور 2015 کے بلدیاتی انتخابات میں اس ایشو کو پھر سے اٹھایا گیا لیکن کوئی ٹھوس فیصلہ نہیں ہو پایا۔ 2015 میں مراٹھی ادب کے اسکالر سدانند مورے نے دلیل دی کہ اورنگ آباد کا نام بدل کر 'دارا شکوہ' رکھا جانا چاہیے۔ جب کہ سینئر مصنف بھالچندر نیماڈے نے ان بحثوں کے حوالے سے کہا تھا کہ اورنگ آباد کا نام تبدیل کرنے کے بجائے وہاں پانی کی سہولتیں فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے۔

اورنگ آباد ایک ایسا شہر ہے جو کسی زمانے میں نہایت ہی اہم تھا۔ کئی سلطنتوں نے اسے اپنا دارالحکومت بنایا تھا۔ اورنگ آباد تب بھی اہم تھا جب 1724 میں نظام (آصف جاہی) نے حکومت قائم کی تھی۔ اگرچہ اس وقت دارالحکومت حیدرآباد چلا گیا لیکن پھر بھی اورنگ آباد کو ذیلی دارالحکومت کا درجہ حاصل رہا اور اب اس تاریخی شہر کے نام بدلنے والے ایشو کو سیاسی طور پر استعمال کیا جا رہا ہے کیونکہ اورنگ آباد میں مسلم آبادی اتنی ہی اہم ہے جتنی ہندوؤں کی ہے۔

اگر اورنگ آباد کی تاریخ کا اجمالی جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس کا ماضی نہایت ہی شاندار رہا ہے اور مسلم حکمرانوں نے اس کو آباد کرنے اور ترقیوں کی معراج عطا کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ مؤرخین کے مطابق اس علاقے کی اہمیت نہایت ہی قدیم ہے۔ 1327 میں سب سے پہلے محمد بن تغلق نے اپنے دارالحکومت کو دلی سے دولت آباد منتقل کرنے کا حکم دیا، اور بڑے پیمانے پر خروج بھی شروع ہوا۔ لیکن 1334 میں اس نے اس فیصلے کو بدل کر دارالحکومت واپس دلی ہی لانے کا فیصلہ کیا۔ مگر دولت آباد اور اسکے اردگرد کے علاقے کی اہمیت دکن پر حکمرانی کے لیے بہت اہم ثابت ہوئی۔ 1499ء میں دولت آباد کا کنٹرول احمد نگر کی نظام شاہی کے پاس چلا گیا۔ اگلے 137 سال تک یہ قلعہ نظام شاہی کے پاس رہا۔ اور ایک عرصے بعد بہادر سردار اور سپہ سالار ملک عنبر نے چکلتھانہ کی لڑائی میں مغلوں کو شکست دی۔ انہوں نے یہاں کھڑکی گاؤں کو ترقی دینے کا فیصلہ کیا اور آج کے 'اورنگ آباد' شہر کی پہلی مناسب بنیاد رکھی۔ ملک عنبر نے شہر میں سڑکوں، پلوں اور نہروں کے ذریعے پانی کی اسکیمیں متعارف کروائیں۔ انہوں نے کشتیوں کی طرح محلات بھی بنائے۔ اور انہوں نے پرتگالیوں کے لیے ایک چرچ بھی بنایا تھا۔ ان ترقیاتی کاموں کے درمیان ہی اچانک شہنشاہ جہانگیر نے 1616 میں شہر کھڑکی پر حملہ کر دیا اور دعویٰ کیا تھا کہ کھڑکی اگلے 20 سال تک صحیح طریقے سے آباد نہیں ہو پائے گا۔ لیکن ملک عنبر نے 1621 میں ہی دوبارہ کھڑکی کو آباد کیا۔ اس کے بعد پھر سے کھڑکی پر حملہ ہوا ملک عنبر نے دوبارہ کھڑکی میں اصلاحات کیں۔ بالآخر ملک عنبر کا انتقال 1626 میں ہو گیا۔ ملک عنبر کا بیٹا فتح خان کچھ مدت کے لیے دوبارہ کھڑکی آیا۔ اس نے شہر کا نام فتح نگر رکھا۔ لیکن 1636 میں شہنشاہ شاہ جہاں نے اورنگ زیب کو دکن کا گورنر مقرر کیا۔ اس وقت اس شہر کا نام بدل کر ”خوجستہ بنیاد“ رکھ دیا گیا۔ پھر 1657 کے بعد یہی شہر یعنی خوجستہ بنیاد ہی موجودہ اورنگ آباد بن گیا۔ اورنگ زیب ابتدا میں دولت آباد میں رہتے تھے اور بعد میں خجستہ بنیاد منتقل ہو گئے۔ اور اسی کو دکن کے دارالحکومت کا درجہ دیا گیا۔ اور 1681 میں اورنگ زیب کے اورنگ آباد آنے کے بعد وہ دکن سے پھر کبھی واپس نہیں لوٹے۔ اورنگ زیب کی وفات کے بعد دکن میں مغلوں کی حکومت زیادہ مضبوط نہیں رہ پائی۔ نظام آصف جاہ، جو صوبیدار کے طور پر آئے تھے انہوں نے ایک آزاد ریاست قائم کر لی اور اس کا دارالحکومت اورنگ آباد ہی کو بنایا گیا تھا۔ تیسرے نظام نے 1761 میں حیدرآباد میں اپنا دارالحکومت قائم کر لیا۔ اور اس وقت تک اورنگ آباد کئی ریاستوں میں ایک اہم مرکز بن چکا تھا۔ آخرکار، 1948 میں جب ریاست حیدرآباد بھارت کے ساتھ ضم ہو گئی تو اورنگ آباد بھی مراٹھواڑہ کے ساتھ بھارت میں شامل ہو گیا۔

اب حالیہ دنوں اورنگ آباد اور ساتھ ہی عثمان آباد کے ان تاریخی ناموں کو بدلنے کے ریاستی حکومت کے فیصلے کی انسداد تبدیلی ایکشن کمیٹی نے کافی مذمت کی ہے۔ مشتاق احمد کی سربراہی میں ہونے والے اجلاس میں مختلف جماعتوں، تنظیموں کے عہدیداران اور سٹی ورکنگ کمیٹی کے اراکین نے شرکت کی۔ مشتاق احمد نے کہا کہ ایسے فیصلے صرف کریڈٹ لینے اور دو برادریوں میں دراڑ پیدا کرنے کے لیے کیے جا رہے ہیں۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ہم اس کی کھل کر مخالفت کریں گے۔ مشتاق احمد، انا صاحب کھنڈارے اور راجیش مورے پہلے ہی ریاستی حکومت کے نام تبدیل کرنے کے خلاف بامبے ہائی کورٹ میں ایک PIL دائر کر چکے ہیں۔ شولاپور سے تعلق رکھنے والے تاریخ کے محقق سرفراز احمد کے مطابق اورنگ آباد مسلمانوں کی ثقافتی اقدار کا ایک اہم ستون ہے۔ یہ جنوب میں مسلمانوں کا پہلا اور اہم مرکز رہا ہے۔ جنوبی ہندوستان میں مسلم ثقافت اورنگ آباد میں ہی قائم ہوئی تھی۔ لہٰذا دکنی مسلمانوں کو اپنی ثقافتی اساس کو محفوظ رکھنا چاہیے۔ اور یہ بات بھی اہم ہے کہ مسلمانوں کی ثقافت کو محفوظ رکھنا حکمرانوں کا فرض ہے۔ لیکن حکمران یہ فرض ادا کرتے نظر نہیں آتے بلکہ الٹا وہ مسلمانوں کی ثقافت، مسلمانوں کے نشان کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں، وہ ایسی صورتحال پیدا کر رہے ہیں کہ آگے چل کر مسلمانوں کو یہ محسوس ہی نہ ہونے پائے کہ یہ ملک ان کا بھی ہے۔ تاریخی تناظر میں دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ دکنی مسلمانوں کی ثقافت اور اس کا قیام اورنگ آباد میں ہوا۔ دکنی زبان میں پہلی کتاب اورنگ آباد میں لکھی گئی بلکہ دکنی زبان اورنگ آباد سے ہی شروع ہوتی ہے۔ محمد تغلق کے حملے کے بعد اس نے دولت آباد کو دارالخلافہ بنایا، وہ بہت سے صوفیوں کو اپنے ساتھ لایا تھا ان میں سے گلبرگہ کے صوفی خواجہ بندہ نواز بھی تھے جو تغلق کے ساتھ دکن آئے تھے۔ وہ دولت آباد میں ٹھہرے اور یہاں کے مسلمانوں بلکہ تمام مقامی لوگوں سے رابطے کی زبان کے طور پر دکنی زبان کا استعمال کیا۔ انہوں نے اپنی پہلی تصنیف اسی زبان میں لکھی اور اس کتاب کے ذریعے لوگوں تک پہنچنے کی کوشش کی۔ لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ دکنی زبان کی ثقافتی سیاست کا آغاز ضلع اورنگ آباد کے دو اہم شہروں خلد آباد اور دولت آباد سے ہوا۔ خلد آباد میں سات سو کے قریب صوفی یادگاریں ہیں، ان صوفیوں نے خلد آباد میں ایک بڑا صوفی علمی مرکز بھی بنایا تھا، اسی صوفی علمی مرکز کے ذریعے انہوں نے دکن میں صوفی تحریک کو پھیلانا شروع کیا۔ اسی لیے اورنگ آباد مسلمانوں کا ثقافتی مرکز ہے۔ ہمارا موقف ہے کہ دکن کے مسلمانوں اور مراٹھی مسلمانوں کا اورنگ آباد سے ایک اہم تعلق ہے، اس نام کی تبدیلی کے ذریعے اسے ختم نہیں کیا جانا چاہیے، اور اس کے ثقافتی تعلق پر حملہ نہیں ہونا چاہیے۔

بقیہ اگلے صفحہ پر

راہل نے وہ کہا ہی نہیں جس پر طوفان برپا ہے

عبیداللہ ناصر

بھارت جوڑو یاترا کے بعد راہل گاندھی کی امیج میں زبردست سدھار، عوام کے ایک بڑے طبقہ کا ان کی طرف راغب ہونا اور سونے پر سہاگہ اڈانی گیٹ نے مودی سرکار کی امیج کو ملیا میٹ کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ راہل پر پھر من گڑھنت الزام تراشی شروع کر دی گئی ہے۔ میڈیا میں اڈانی گیٹ کو دبایا جا رہا ہے۔

دہلی کے نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا کو جیل بھیج کر لالو پرساد یادو کے کنبہ سے پوچھ گچھ شروع کر کے عوام کا ذہن دوسری طرف منتقل کیا جا رہا ہے۔ جھوٹ کو پھر کامیاب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن سچ سامنے آ ہی جاتا ہے۔ راہل گاندھی کے لندن میں دیے گئے بیان خاص کر ہندوستان میں جمہوریت کے تحفظ کے لیے غیر ملکی مداخلت کی بات کہنے کی ہوا لندن میں مقیم ہندوستان کے دو سینئر صحافیوں نے نکال دی ہے، ان میں شیو کانت شرما بھی شامل ہیں جو بی بی سی ہندی سے وابستہ ہیں، وہ عام طور سے کانگریس مخالف ہی سمجھے جاتے ہیں لیکن ایک ہندوستانی چینل پر ہوئے مباحثہ میں انہوں نے واضح کر دیا کہ راہل نے ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی۔ یہاں تک کہ جب ایک غیر ملکی صحافی نے ان سے پوچھا کہ ہندوستان میں جمہوریت کی بقا کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں تو انہوں نے صاف طور پر کہا کہ آپ لوگوں کو کچھ نہیں کرنا ہے کیونکہ جو کرنا ہے وہ ہندوستان کے 140 کروڑ لوگوں کو ہی کرنا ہے۔ یہی بات دوسرے سینئر صحافی راہل دیو نے کہی جو کئی اخباروں اور چینلوں کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں، اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہندوستانی میڈیا حکومت کے اشارے پر راہل کو بدنام کرنے کی مہم کا حصہ بنا ہوا ہے۔ ہندوستانی میڈیا کی اسی روش کی وجہ سے اس کی ساکھ مٹی میں مل چکی ہے اور عالمی رینکنگ میں وہ 180 میں سے 150 ویں نمبر پر آ گیا ہے۔

کہا جا رہا ہے کہ راہل گاندھی کو غیر ملکی سرزمین پر ہندوستان کے اندرونی معاملات پر زبان نہیں کھولنی چاہیے تھی۔ اس سلسلہ میں دو باتوں کو دھیان میں رکھنا ضروری ہے، اول آج کی دنیا بہت سمٹ گئی ہے، اسے اب گلوبل ولیج کہا جانے لگا ہے، دوسرے انفارمیشن ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کے اس دور میں دنیا کے کسی بھی کونے میں جو کچھ بھی رونما ہوتا ہے، وہ منٹوں سیکنڈوں میں دنیا بھر میں پھیل جاتا ہے۔ ہندوستان میں جو کچھ ہوتا ہے یا جو ہو رہا ہے ملک جس سمت جا رہا ہے، اس سے عالمی برادری نابلد نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ اب ہندوستان کو مکمل جمہوری ملک کے خانہ سے نکال کر جزوی جمہوری ملک کے خانہ میں رکھ دیا گیا ہے۔ حقوق انسانی کے معاملات ہوں یا مذہبی آزادی کے اظہار رائے کی آزادی کی بات ہو یا اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی، ہر معاملہ میں انٹرنیشنل رینکنگ میں ہندوستان کافی نیچے آ چکا ہے جبکہ نسل کشی کے خطرہ کے معاملہ میں اس کا رینک بڑھ گیا ہے۔ جینو سائیڈ واچ نامی عالمی تنظیم نے جو دنیا بھر میں نسل کشی کے واقعات اور ماحول پر نظر رکھتی ہے، اس نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ نسل کشی کے آغاز سے قبل کے جو دس مراحل ہوتے ہیں، ان میں ہندوستان آٹھ مراحل طے کر چکا ہے تو راہل گاندھی ہندوستانی جمہوریت اور دیگر معاملات پر کچھ کہتے یا نہ کہتے، دنیا ہندوستان کے حالات سے ناواقف نہیں ہے۔ دوسرے راہل نے از خود کچھ نہیں کہا جو بھی کہا، وہ سوالوں کے جواب میں کہا اور آپ ان سے یہ امید نہیں کر سکتے کہ وہ عالمی پلیٹ فارم اور کیمبرج جیسی یونیورسٹی میں جھوٹ بولیں گے یا لغو باتیں کہیں گے۔

دوسرے بیرون ملک اندرونی معاملوں پر بولنے کا رواج تو وزیر اعظم مودی نے ہی شروع کیا ہے، کیا سیول میں انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ 2014 سے پہلے لوگ ہندوستان میں پیدا ہونے کو اپنے پچھلے جنموں کا پاپ سمجھتے تھے یا جاپان میں انہوں نے نوٹ بندی جو خود انہوں نے ہی لاگو کی تھی، اس سے ہندوستانی عوام کی پریشانیوں کا مذاق اپنے مخصوص انداز میں یہ کہتے ہوئے نہیں اڑایا تھا کہ بیٹی کی شادی ہے اور جیب میں پیسہ نہیں ہے۔ کیا کوئی وزیر اعظم اپنے ہی عوام کی پریشانیوں کا یوں مذاق اڑا سکتا ہے یا ہندوستان میں پیدا ہونے کو پچھلے جنموں کا پاپ بتا سکتا ہے۔ راہل نے موجودہ حکومت کے خلاف ہی بیان دیا تھا، مودی جی نے ہندوستان کو ہی برا بتا دیا تھا۔ لیکن ان کی باتوں پر کوئی ہلچل نہیں ہوتی، میڈیا چپی سادھ لیتا ہے اور راہل کی باتوں پر وزیر اعظم سے لے کر پارٹی کا ہر کارکن تہذیب اور شرافت کے دامن کو تار تار کرتے ہوئے بیان بازی شروع کر دیتا ہے۔ اس بار تو حد ہی ہو چکی ہے خود نائب صدر جمہوریہ دھن کھڑ جی نے راہل کے بیان پر ان کی مذمت شروع کر دی جبکہ اپنے منصب کے حساب سے انہیں روزمرہ کی سیاست میں دخل نہیں دینا چاہیے۔ یہی سب باتیں جمہوریت کے لیے خطرناک ہیں جس کی طرف راہل گاندھی اندرون ملک بھی بار بار توجہ مبذول کراتے رہے ہیں۔

کوا کان لے گیا اور لوگ اپنا کان دیکھنے کے بجائے کوے کا پیچھا کرنے لگ گئے۔ اگرچہ یہ ایک بہت پرانی کہاوت ہے جو زمانہ کے سرد و گرم جھیلتی ہوئی سیکڑوں برسوں سے اپنی صداقت ثابت کرتی آ رہی ہے لیکن گزشتہ دس بارہ برسوں سے اس نے وبائی شکل اختیار کر لی ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ ناگپور سے کوئی جملہ چھوڑا جاتا ہے اور میڈیا خاص کر چینل اسے لے اڑتے ہیں اور پھر جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ ثابت کر دیا جاتا ہے۔ یاد کیجیے 2 جی ’کوئلہ گھپلہ، کامن ویلتھ گیمس بدعنوانی کو لے کر میڈیا خاص کر ٹی چینلوں نے منموہن سنگھ کی حکومت کے خلاف کیا طوفان بدتمیزی کھڑا کیا تھا۔ انا کی تحریک نے اسے اخلاقی سپورٹ فراہم کیا اور انجام کار 2014 کے عام انتخابات میں کانگریس کو زبردست شکست اور بی جے پی کو شاندار کامیابی ملی۔ لیکن جب یہ معاملات عدالت میں پہنچے تو ٹرائل کورٹ میں ہی نام نہاد 2 جی گھپلے کی ہوا نکل گئی۔ کوئلہ گھپلے کے سلسلہ میں بی جے پی کے ایک وزیر کو سزا ہوئی اور کامن ویلتھ گیمس کے مقدمہ کا کیا انجام ہوا، کم سے کم راقم کو اس کا علم نہیں، یہ ضرور ہے کہ دہلی کو دہلی بنانے والی وزیر اعلیٰ آنجہانی شیلا دیکشت اور ان کی کانگریس پارٹی شکست کھا گئی اروند کیجریوال نے ان کو جیل بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ شیلا جی کو تو نہیں جیل بھیج پائے، الٹے ان کے دو وزیر آج جیل میں ہیں، ان میں ان کے داہنے ہاتھ کہے جانے والے منیش سسودیا بھی شامل ہیں۔ سچ کیسے شکست کھاتا ہے اور جھوٹ کا کیسے بول بالا ہو جاتا ہے، موجودہ ہندوستان اس کی جیتی جاگتی مثال بنا ہوا ہے۔ 10 برسوں میں 25 کروڑ لوگوں کو خط افلاس سے اوپر لانے والے منموہن سنگھ اور کانگریس ولن ہیں اور 80 کروڑ لوگوں کو مفت راشن پر پہنچا دینے والے مودی اور بی جے پی مسیحا بنے ہوئے ہیں۔

راہل گاندھی کے لندن دورے اور وہاں ان کے بیانات کو لے کر آج پھر میڈیا وہی اپنا گھناؤنا کھیل شروع کر چکا ہے۔ ناگپور سے ایک جملہ اچھال دیا گیا کہ راہل گاندھی نے ہندوستان میں جمہوریت کو درپیش خطرات کا ذکر کرتے ہوئے بیرونی ملکوں خاص کر یوروپ اور امریکہ سے مداخلت کرنے کی اپیل کی ہے۔ گزشتہ ایک ہفتہ سے ٹی وی پر ہونے والے بے مقصد کان پھوڑ مباحثوں میں یہی ایک موضوع زیر بحث ہے اور بار بار عوام کو یہی باور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ راہل گاندھی نے غیر ملکی سرزمین پر ہندوستان کی برائی کی، اندرونی معاملات میں غیر ملکی مداخلت کی اپیل کی اور اس طرح ملک دشمن کام کیا ہے۔ کسی چینل نے حقیقت جاننے کی کوشش نہیں کی کیونکہ انہیں یہ کرنا ہی نہیں تھا۔ اقتدار کے اشارے پر حزب مخالف کے سب سے قد آور لیڈر کی کردار کشی کا ان کو حکم ملا تھا اور وہ پوری وفاداری سے اس حکم کی تعمیل کر رہے تھے۔ دراصل راہل گاندھی نے اپنی بھارت جوڑو یاترا سے اتنی لمبی لکیر کھینچ دی ہے کہ ہندوستان کے کسی لیڈر میں اس لکیر کو پار کرنے کا سوچنا بھی محال ہے، کر دکھانا تو در کنار۔ ان کی اس یاترا نے، ان کی امیج خراب کرنے کے لیے جو اربوں روپے خرچ کیے گئے تھے، انہیں مٹی میں ملا دیا ہے۔ آج راہل کے بدترین مخالف کو بھی ان کی باتوں اور ان کے ذریعہ جو موضوعات اٹھائے گئے، ان پر سنجیدگی سے غور کرنے کے لیے مجبور کر دیا ہے۔ بی جے پی کے اندرونی سروے میں بھی اسے بتایا گیا کہ راہل مودی کے لیے ایک بڑا چیلنج بن کر ابھر رہے ہیں۔ کانگریس نے تنظیمی انتخابات کے ذریعہ ایک دلت طبقہ کے شخص کو اپنا قومی صدر منتخب کر کے بی جے پی کے سامنے ایک دوسرا بڑا چیلنج پیش کر دیا ہے۔ مودی جی اور بی جے پی کے دیگر لیڈران اور اس کے بدزبان ترجمان راہل گاندھی اور کانگریس کے دیگر لیڈروں کو نشانہ بناتے رہے ہیں لیکن کھڑگے جی سے پنگا لینے کی ان کی ہمت نہیں پڑ رہی ہے کیونکہ 22 فیصد دلتوں کو ناراض کرنے کا جوکھم نہیں لے سکتے، وہ جانتے ہیں کہ پورا دلت طبقہ کھڑگے جی کو اتنا بڑا عہدہ ملنے سے ان سے ایک جذباتی وابستگی محسوس کرتا ہے۔

جمہوریت صرف ووٹ دینے کا نام نہیں ہے اور آئین چند ہزار یا چند لاکھ الفاظ کا ذخیرہ بھر نہیں ہے، دونوں میں ایک روح ہوتی ہے۔ ہندوستان میں جمہوریت اور آئین کی اسی روح کو مارا جا رہا ہے، اس کے خلاف سینہ سپر ہونا ہر ہندوستانی کا فرض ہے لیکن اس کی سب سے بڑی ذمہ داری سیاسی پارٹیوں اور اس کے لیڈروں کی ہوتی ہے۔ اپنی جمہوریت کے تحفظ کے لیے انہیں میدان میں آنا ہی ہوگا، راہل اپنا یہی قومی اور منصبی فرض ادا کر رہے ہیں۔ جمہوریت اور آئین کی حکمرانی ہی اس ملک کو بچا سکتی ہے، وہی اس ملک کے غریب، کمزوروں اور محروم لوگوں کے ہاتھ کی لاٹھی اندھیرے میں امید کی کرن ہے۔ آئینی جمہوریت نہیں بچی تو ہندوستان کا اپنی موجودہ شکل میں بچنا محال ہو جائے گا۔ ہندوستان کو بچانے کے لیے سب کو اپنے سیاسی اور ذاتی مفاد سے اٹھ کر کام کرنا ہوگا۔ راہل کی یہی ’’صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے‘‘

باقی: شہروں کے نام تبدیل کرنے کا جنون اورنگ آباد اور عثمان آباد بھی اب اپنے تاریخی ناموں سے محروم

مسئلہ عثمان آباد

عثمان آباد کا نام تبدیل کرنے کے سلسلے میں بھی کوششیں بہت پہلے سے کی جا رہی تھیں۔ ریکارڈ کے مطابق اس کا پہلا اعلان پچیس مئی 1995 کو کیا گیا تھا۔ شیوسینا کے وزیر اعلیٰ منوہر جوشی نے پونے میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے عثمان آباد کا نام تبدیل کرنے کی کوششوں کا عوامی اعلان کیا تھا اور ساتھ ہی اورنگ آباد میں کابینہ کی میٹنگ میں بھی باقاعدہ اس کی منظوری دی گئی تھی۔ اسی طرح شیوسینا کے سربراہ بالا صاحب ٹھاکرے نے بھی تلجاپور میں شیوسینا کی ایک خواتین کی ریلی میں بھی عثمان آباد کا نام بدلنے کی بات کہی تھی۔ اس کے بعد ایک قدم اور آگے بڑھتے ہوئے سال 1999 میں شیوسینا- بی جے پی اتحاد کے دوران عثمان آباد کا نام بدل کر دھاراشیو رکھنے کا عمل بھی شروع ہو چکا تھا۔ تاہم یہ مقدمہ عدالت میں کامیابی کے ساتھ نہیں چل سکا۔ پھر بھی شیوسینا اسی وقت سے عثمان آباد کا نام بدلنے پر اصرار کر رہی ہے۔

ضلع عثمان آباد کرناٹک اور تلنگانہ دونوں کی سرحدوں پر واقع ہے۔ یہ ویسے تاریخی مقام نہیں ہے تاہم یہاں حضرت خواجہ شمس الدینؒ کی درگاہ ہے جس کی زیارت کے لیے قرب و جوار سے لوگ آتے رہتے ہیں۔ موجودہ وقت میں اس کے ۸ تعلقہ جات ہیں۔ ۱۹۸۴ میں مہاراشٹرا کے اس وقت کے وزیر اعلیٰ عبدالرحمن انتولے نے ضلع عثمان آباد کی تقسیم کر کے لاتور کو نیا ضلع بنا دیا تھا۔ تب مہاراشٹرا میں عثمان آباد رقبہ اور تحصیل کے لحاظ سے سب سے بڑا ضلع تھا۔ موجودہ لاتور کے ساتھ اس کے دیگر تعلقہ جات، اودگیر، احمد پور، رینا پور، اوسہ وغیرہ بھی اسی ضلع عثمان آباد میں شامل تھے۔

تاریخی اعتبار سے ۱۹۰۴ سے پہلے عثمان آباد کا موجودہ ضلع اس وقت محض ایک گاؤں تھا موجودہ تعلقہ پرانڈہ اور نلدرگ میں یہ ضلع تقسیم تھا۔ اس وقت اسی کا نام دھاراشیو تھا (موجودہ حکومت اسی نام کو بحال کرنا چاہتی ہے)۔ دھاراشیو کے بارے میں سرکاری دستاویز سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کسی راکھشس کا نام تھا۔ البتہ قدیم تحریروں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ راکھشس یوں ہی مشہور ہو گیا تھا جبکہ ’دھارا‘ اس گاؤں کا اصلی نام تھا۔ دھار بدھ مت کے معبدوں کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ آج بھی عثمان آباد میں پہاڑوں میں جو غار ہیں ان میں بدھ کی مورتیاں بنی ہوئی ہیں۔ لیکن یہ تحریریں نجی قسم کی ہیں ان کی کوئی دستاویزی حیثیت نہیں ہے۔

بعض تاریخی ماخذ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ قدیم زمانے میں اس علاقے کے اندر روم، افریقہ اور کئی دیگر ممالک کے لوگ بھی آباد تھے جس کے کئی ثبوت یہاں مل چکے ہیں۔ مثال کے طور پر، رومن کنیت کے ساتھ مراٹھی خاندان اب بھی ضلع پلا کے تعلقہ تلجاپور پپلا خورد میں رہتے ہیں۔ تاریخ اور آثار قدیمہ کے اسکالر جیراج کھوچڑے نے اس بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی ہیں۔

چمار غاروں کی کھدائی راشٹرکوٹ دور میں عثمان آباد کے قریب ہوئی تھی۔ اس غار میں ایک شیولنگ بھی دیکھا جا سکتا ہے جو اس ضلع کا سب سے قدیم شیولنگ ہے اسی وجہ سے گاؤں کا نام دھاراشیو پڑ گیا تھا۔

1720 کے چھترپتی شاہو مہاراج (سنبھاجی مہاراج کے بیٹے) کو آج عثمان آباد میں وجے سنگھ راجے کے ساتھ دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ مکاسداری کے بارے میں ایک چارٹر ہے اور اس میں واضح طور پر دھاراشیو لکھا ہوا ہے۔ 1905 میں میر عثمان علی خان دھاراشیو کے علاقے میں آئے۔ دھاراشیو کو ان کے دوروں کی وجہ سے عثمان آباد کا نام دیا گیا تھا اور باضابطہ طور پر نظام حکومت نے 1911 میں اس حصے کا نام بدل کر عثمان آباد رکھنے کی تجویز پیش کی جسے 1914 میں منظور کر لیا گیا۔

اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ عثمان آباد، نظام کا ’صرف خاص ضلع‘ تھا۔ یعنی اس ضلع کی آمدنی سے نظام عثمان علی خان کے ذاتی اخراجات کا انتظام کیا جاتا تھا۔ اور نظام کے دور میں، ’نلدرگ‘ نامی ایک ضلع تھا جسے تبدیل کر کے ’دھاراشیو‘ کر دیا گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دھاراشیو اس علاقے سے منسلک تھا جہاں برطانوی عمل واقع تھا، مستقبل کے خطرے کو مدنظر رکھتے ہوئے نظام حکومت نے نلدرگ کو دھاراشیو ضلع سے تبدیل کر دیا تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ دھاراشیو گاؤں کا ذکر عادل شاہی، نظام شاہی اور مغل شاہی زمانوں کی تاریخی دستاویزات میں بھی ملتا ہے۔

سٹی کونسل کے نظرثانی شدہ شہری ترقیاتی منصوبے کے ایک باب میں بتایا گیا ہے کہ عثمان علی خان نے 1900 میں دھاراشیو کا نام بدل کر عثمان آباد کر دیا تھا پھر بھی تقریباً 1927 تک دھاراشیو نام ہی رائج تھا۔ عثمان آباد کے علاوہ عادل آباد کا مکتی نگر اور امباجوگئی کا نام مومن آباد اور پھر امباجوگئی رکھ دیا گیا تھا، وہ بھی اس لیے کہ یہ نام تاریخی تھے۔ تاریخ کے اسکالر جیراج کھوچرے نے ایک نیوز چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ضلع عثمان آباد کا دھاراشیو ایک ثقافتی نام ہے۔

1947 میں ملک کی آزادی کے بعد ریاست حیدرآباد بھی 1948 میں تحلیل کر دی گئی۔ تب ضلع عثمان آباد کو اس وقت بمبئی پرونس (Bombay province) میں شامل کر دیا گیا۔ ۱۹۴۷ میں ہندوستان کی آزادی کے بعد ۱۹۴۸ میں ریاستِ حیدرآباد کا بھی خاتمہ ہوا۔ تب ضلع عثمان آباد کو اس وقت بمبئی پرونس (Bombay province) میں شامل کر دیا گیا۔ اس کے بعد 1960 میں جب لسانی بنیادوں پر ہندوستان کی ریاستوں کی تنظیم نَو عمل میں آئی اور مہاراشٹرا کے نام سے نئی ریاست کا وجود ہوا تو عثمان آباد کو بھی اسی مہاراشٹرا کی نئی ریاست میں شامل کر دیا گیا۔ اور تقریباً پینتیس سالوں تک سب ٹھیک چلتا رہا بالآخر 1995 میں بالا صاحب ٹھاکرے کی قیادت میں اس نام کی تبدیلی کی کوششیں شروع ہوئیں۔

مہاراشٹر سمیت ملک بھر کے شہروں کے نام بدلنے کا اقدام عوام کی فلاح و بہبود اور اقتدار کو برقرار رکھنے کے بجائے سیاسی غرض کے لیے کیا جا رہا ہے۔ یہ سب صرف مذہب اور ذات کے نفسیاتی حربوں کو استعمال کرتے ہوئے عوام میں متعصبانہ گرفت کو برقرار رکھنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ احمد نگر کا نام تبدیل کرنے کی مخالفت کرتے ہوئے پیپلز ہیلپ لائن اور پیپلز پارلیمنٹ آف انڈیا نے الزام عائد کیا ہے کہ حکمراں جماعتوں نے احمد نگر کا نام تبدیل کرنے کا فیصلہ کر کے نہایت ہی غلط اقدام اٹھایا ہے جبکہ اس شہر کی تاریخ تقریباً پانچ سو سال سے بھی زیادہ پرانی ہے۔ اس تنظیم نے مذہب اور ذات پات کے نام پر سیاست کرنے والوں کے خلاف ’جئے شیواجی، جئے دیکھو کا واتلنگ‘ استعمال کرنے کی اپیل کی ہے۔ ساتھ ہی گاولی، اشوک سبن، ارشد شیخ، ڈاکٹر محبوب سید، پرکاش تھوراٹ، سدھیر بھدرے، گیان دیو کالے نے بھی اس ضمن میں اپنا احتجاج درج کروایا ہے۔ اسی طرح سماج وادی پارٹی کے رہنما ابو اعظمی نے بھی نام تبدیل کرنے کی مخالفت کی ہے اور کہا کہ ’’شہروں کے نام بدلنے سے کسی کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اگر آپ شہروں کے لیے پسندیدہ نام رکھنا ہی چاہتے ہیں تو نئے شہر بنائیں۔ اور اگر آپ واقعی نام ہی بدلنا چاہتے ہیں تو پہلے مہاراشٹر کا نام بدلیں اور چھترپتی شیواجی مہاراج رکھ دیں۔ رائے گڑھ کا نام بدل کر سمبھاجی مہاراج رکھ دیں۔ ریاست کے عوام بھی اسے پسند کریں گے لیکن ہندو مسلم دراڑ پیدا کرنے کا کام نہ کریں۔‘‘

نام بدلنے کی یہ بیماری صرف صوبہ مہاراشٹر میں ہی نہیں ہے بلکہ پچھلے چند سالوں سے پورے ملک کے اندر تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے جس کا سب سے بڑا نقصان مسلم کمیونٹی کو ہو رہا ہے اور ساتھ ہی راست طور پر اس ملک کی جمہوری حیثیت بھی بہت حد تک متاثر ہو رہی ہے جس کے لیے اس ملک کے دانشوروں اور جمہوریت کے علمبرداروں کو اس مکمل ملک گیر مہم پر قدغن لگانے کی ضرورت ہے تاکہ ملک کی جمہوریت اُسی آن بان شان سے قائم رہے جس طرح اپنے شاندار ماضی میں رہی ہے۔